

قادیانیت

عمریہ نعمت مبوتی

خلاف سازش بغاوت

پاکستان ۱۹۷۹
مفت
اسلامی نظام

عالیٰ مجلس حفظ حکمرانی اکادمی جماعت

INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI
PAKISTAN

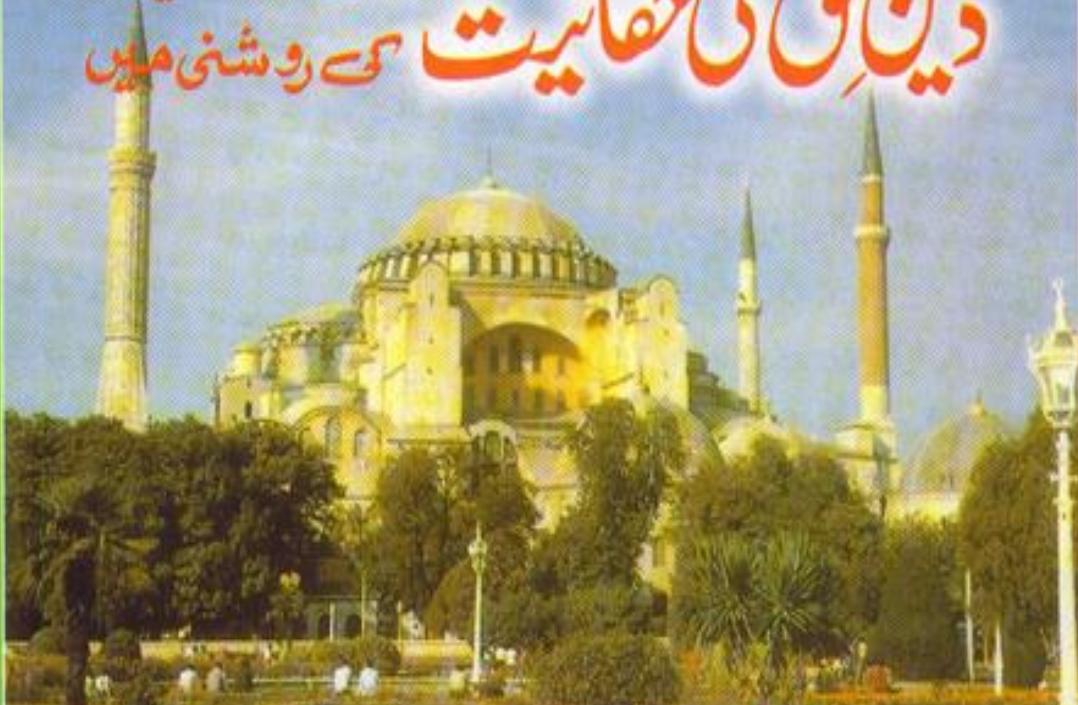
حرب نبوۃ

شماره ۲۳۶۸

جلد نمبر

۱۴۱۹ھ ربیع المحرج ۱۹۹۸ء ۱۳ نومبر ۱۹۹۸ء

دین حق کی حقانیت کے روشنی میں قرآنی تعلیمات



> اویس سالانہ کل پاکستان حفظ حکم ببوت
کا فرقہ (رپو) صدیق آباد میں منظور ہو و الی قرار دین

نیمت: ۵ روپے

مسلمانوں
کی پیدائی
وقتے کے اہم ضرورت

جاتی ہیں اب ہمارا ایک ہمہائی ہو دست ہے وہ کتنا ہے کہ دعائیں صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے مانگنی چاہیں آپ کا کیا خیال ہے؟ ج... غیر مسلمانوں کے لئے ایمان وہ ایامت کی دعا کرنی چاہئے۔



اوہ کارہ کے مرتد ہونے سے اس کی نماز جائز ہاں نہیں تھی:

سوال یہ ہے کہ کیا ایک مسلمان جو بعد میں کافر ہو جائے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کا جائزہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کی تازہ مثال بھارت میں ہوتی جس کا اخباروں میں بہت چرچا ہوا کہ بھارت کی مشور فقیہی ایکٹریں جو پہلے مسلمان تھیں اور شادی ایک ہندو کے ساتھ کر لی اور شادی کے ساتھ میں اس نے مذہب بھی بدال دیا اور ہندو مذہب کا نام نہ مار کرنا اور باقاعدہ پوچھا پا اور کرتی تھی اور اسی حالت میں مر گئی اور اس کی باقاعدہ نماز جائزہ اور کر کے اُن کی کیا اور ہندوؤں نے اس کی پڑھائی اور اپنی پوری پوری رسوم ادا کی ہیں آپ خود ہمیں کہ اس کی نماز جائزہ کیسے اور کس طریقہ سے ادا ہے سکتی تھی اور کیا یہ اسلام کے ساتھ ایک مذاق نہیں ہے جس کو ان لوگوں نے اوہ کارہ سمجھا ہوا ہے آپ خدا کے لئے اس کا جواب دیں کیونکہ ہم پاکستانیوں پر اس خبر کا گہر اثر ہوا ہے اور تم آپ کے جواب کا انتظار کریں گے؟

غیر مسلم کا جائزہ جائز نہیں اور مرتد تو شرعاً واجب القتل ہے اس کا جائزہ کیسے جائز ہو گا آپ نے صحیح لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اوہ کارہ مرتدوں کا جائزہ پڑھا انسوں نے اسلام کا مذاق ازاں ہے۔ استغفار اللہ!



تم اس کو اس کی اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہماری مسجد میں اپنی مرضی سے نماز پڑھے؟ ج... کسی غیر مسلم کا ہماری اجازت سے ہماری مسجد میں اپنی عبادت کرنا صحیح ہے۔ انسانی بحران کا جو وفد بارگاہ نبوی (علیہ السلام) میں حاضر ہوا تھا انوں نے مسجد نبوی (علی سماجہ الف الف صلوٰۃ و سلام) میں اپنی عبادت کی تھی۔ یہ حکم تو غیر مسلموں کا ہے۔ لیکن جو شخص اسلام سے مرتد ہو گیا ہو اس کو کسی حال میں مسجد میں داخل کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح جو مرتد اور زندیق اپنے کفر کو اسلام کرتے ہوں (جیسا کہ قادریانی، مرزائی) ان کو بھی مسجد میں آئے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ہوں کی نذر کا کھانا حرام ہے:

س... ہندوؤں کے تواروں پر ہمارے شاہزادہ نام کی خوارک تھیس کی جاتی ہے۔ جس میں پھل اور پکے پکائے کھاتے ہیں اور یہ خوارک مختلف ہوں کی نذر کر کے تھیس کی جاتی ہے۔ اس کو بعض مسلمان بھی کھاتے ہیں۔ ازراہ کرم بتائیے کہ یہ مسلمانوں کے لئے مطلق حرام ہے یا جائز ہے؟

ج... ہوں کے نام کی نذر کی ہوئی پیش شرعاً حرام ہے کسی مسلمان کو اس کا کھانا جائز نہیں۔

غیر مسلموں کے لئے ایمان وہ ایامت کی دعا جائز ہے:

س... ہمارے محلہ کی ایک مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد ہبہ آواز بند رب العالمین کو مخاطب کر کے صرف مسلمانوں کی بھالائی کے لئے دعائیں مانگیں

ہندوؤں کا کھانا ان کے برتوں میں کھانا: س... یہاں ام القیون میں ہر مذہب کے لوگ ہیں زیادہ تر ہندوؤگ ہیں اور ہوٹل میں ہندوؤگ کام کرتے ہیں۔ اب ہم پاکستانی لوگوں کو ہتاں میں کر دہاں پر روٹی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ امید ہے جو اب ضرور ہیں گے۔

ج... اگر ہندوؤں کے برتن پاک ہوں اور یہ بھی اطمینان ہو کہ وہ کوئی حرام یا ناپاک چیز کھانے میں نہیں ڈالتے تو ان کی دکان سے کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

بھی پاک ہاتھوں سے کھانا کھائے تو برتن پاک نہیں ہوتے:

س... کوئی بھی اگر مسلمان عن کر کسی ہوٹل میں کھانا کھائے اور ہوٹل کے مالک کو یہ خبر نہ ہو کہ یہ بھی ہے گیا ہوٹل کے برتن پاک رہیں گے؟

ج... بھی کے ہاتھ پاک ہوں تو اس کے کھانے سے برتن پاک نہیں ہوتے۔

قادریانیوں کے گھر کا کھانا:

س... قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ قادریانی کے گھر کا کھانا کھانا صحیح یا ناپاک ہے؟

ج... قادریانی کا حکم تو مرتد کا ہے۔ ان کے گھر جاہنی درست نہیں نہ کسی قسم کا تعاقب۔

مرتدوں کو مساجد سے نکالنے کا حکم:

س... اگر کوئی قادریانی ہماری مساجد میں آکر انگل ایک کوئی میں جماعت سے الگ نماز پڑھ لے کیا

بیانات

- ☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ خارجی
- ☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادی
- ☆ مولانا محمد علی جalandھری ☆ مولانا عالی حسین اختر
- ☆ مولانا سید محمد یوسف بوری
- ☆ مولانا محمد حیات ☆ مولانا مشتی احمد الرحمن
- ☆ مولانا محمد شریف جalandھری



۱۶ جلد ۱۳۲۸ جب المربی ۱۹۹۸ نومبر ۲۵، مطابق ۱۳۱۹ھ



لئے شمارہ ختم

- | | |
|----|--|
| 4 | پاکستان کی دو گھنیم خصیات کی شادوت، حکومت کیلئے لور گریہ (اداری) |
| 6 | 6 دن حق کی حکایت قرآنی تعلیمات کی روشنی میں (بیو شفقت قریشی سام) |
| 8 | قادیانیت عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک سازش و بغدادت (مولانا سید احمد بنی) |
| 11 | خاتم الانبیاء کا مضموم اور قادیانیت (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) |
| 14 | فضل الصحابة بعد الائجیا... صدیق اکبر (سید منیر الحق) |
| 17 | پاکستان کے وجود کا مقصود! اسلامی نظام (احسان اللہ ایم راکھ) |
| 18 | مسلمانوں کی یہ اداری وقت کی اہم ضرورت (ملک محمد سیم) |
| 19 | سر ٹوپی سالانہ کافر نس (رہ)، حدیث آباد منظور ہونے والی تراویوں |
| 22 | آدمی اجتماعی تحریک پر ہریانی المرد خلیف پاکستان (مولانا غلام مصطفیٰ قادری) |
| 23 | اخبار ختم نبوت |
| 26 | تبہرہ کتب |

محلہ ادارت

- مولانا اکثر عبدال Razak اسکندر
- مولانا عبد الرحمن اشر
- مولانا مشتی محمد جیل خان
- مولانا نذری احمد تونسی
- مولانا سعید الحمد طالپوری
- مولانا منظور احمد احسنی
- مولانا محمد احمدیل شجاع آبادی
- مولانا محمد اشرف حکومر

محلہ ادارت

محمد انور رانا حشرت جبلیہ کٹ

ناجیل و تجزیہ کیمروں کیمروں

خرم فیصل عرفان

امیریکا، ایسٹریلیا، ۹ امریکی ڈائریکٹ، امریکی ڈالر
 سعودی عرب، تحدید طب امارات، بھارت، مشرق و مغرب، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر
 سالانہ، ۲۵ پیسے شکاری، ۵۰ پیسے شکاری، ۱۰ پیسے شکاری، ۵ پیسے شکاری، ۱ پیسے شکاری، ۰۵ پیسے شکاری

35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

حضوری باعث روڈ ملٹان
لندن
آفیس
583282-513122
5575552225

جامع مسجد باب الرحمۃ (اڑٹ)
ایم کے جناب روڈ کراچی
نیشنل ٹکس، ۲۴۸۰۳۲۶، نیشنل ٹکس، ۲۴۸۰۳۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(لولہ)

پاکستان کی دو عظیم شخصیات کی شہادت..... حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

۱۷/ اکتوبر مروزہ بختہ گیارہ بجے کے قریب مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد کے خطیب روایت ہال کمیٹی کے ہیئت میں جامد فریدیہ اسلام آباد کے معمتم و استاذ حدیث عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے ممبر مولانا محمد عبد اللہ کو مسجد کے باہر دن دھاڑے دھشت گر دوں نے بے اطمینان سے گولیاں بر سار کر شہید کر دیا اور وہ فرار بھی ہو گئے۔ مولانا عبد اللہ صاحب جامد فریدیہ سے پڑھا کر گرفتار کی طرف آ رہے تھے تو مسجد سے تھلے ہے۔ گرفتار کے باہر فروٹ والے سے فروٹ فرید اس سمجھ سے گرفتار کی طرف روانہ ہوئے ابھی مسجد اور گرفتار کے درمیان والے حصے میں داخل ہونے کے قریب تھے کہ وہاں پر موجود دھشت گردوں نے سامنے آگر مصافی کیا مولانا ان سے دریافت کرنے لگے کہ کس کام کے لئے آئے ہو کہ اچاک انہوں نے فائزگر کر کے مولانا کو شہید کر دیا۔ یوں پاکستان میں اسلام اور اسلامی تعلیمات کو بلند کرنے والے، حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر دین کی بات کرنے والے اور لادنی کا مولوں سے روکنے والے اور ہر دور میں گلہ جن بند کرنے والی عظیم شخصیت سے پاکستان کو محروم کر دیا گیا۔ اسی دن صحیح کراچی میں پاکستان سے محبت اور قوم کا درود رکھنے والی عظیم شخصیت حکیم محمد سعید کو مطب میں داخل ہوتے ہوئے شہید کر دیا گیا اور دنوں کے قائل اطمینان سے ایسے فرار ہو گئے ہیے انسیں اپنے پکڑے جانے کا کوئی اندر یہ تک نہیں تھا۔ مولانا عبد اللہ کی شہادت پاکستان کی تاریخ میں ایسا عظیم سانحہ ہے کہ اگر قوم کے دل میں درد مندی ہوتی تو وہ اس قتل پر خاموش تیلھی نہ رہتی۔ حکمرانوں میں ذرا سی بھی حس ہوتی تو وہ اپنے اقتدار کی کرسیوں سے چھٹے نہ رہتے۔ سیاسی زعماً میں ذرا سا بھی احساس ہوتا تو وہ سرپا احتجاج بن جاتے بلیکن مولانا محمد عبد اللہ اور حکیم محمد سعید دنوں کا قصوریہ تھا کہ وہ کسی سیاسی و حزب سے تعلق نہیں رکھتے تھے ان کے اپنے ذاتی مفادات نہیں تھے انہوں نے اپنی زندگیاں دین اور قوم کے لئے دف کر کی تھیں۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب پہلے عالم دین نہیں جن کو اس ملک میں شہید کیا گیا ہوا اس سے قبل بہت سے علاماً کرام کو شہید کیا گیا بلیکن ہر عالم دین کی شہادت کو کسی فرقہ واریت یا سیاسی چیقتاش یا اسلامی و جماعت کا سب قرار دیا گیا۔ اتناق کی بات ہے کہ وہ عالم دین کسی نہ کسی سیاسی یا مذہبی ہمیج جماعت سے ولست ہوئے تھے اس لئے یہ بہانہ کسی حد تک جل جاتا ہے حالانکہ دیکھا جائے تو اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوا ہاچاہئے کیونکہ عالم دین کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی بات صحیح طور پر پہنچائے۔ اگر کسی فرقہ یا گرد یا سیاسی جماعت کو اس کے طریقہ کار سے اختلاف ہے تو اس کے پاس قانونی ذرائع وجود ہیں اس کے ذریعے اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے یہ نہیں کہ جو عالم دین پسند نہیں یا اس کے وعظ اور تقریر دوں سے کسی کی ساکھ گرتی ہے تو اس عالم دین کی زبان کو ہبھٹ کے لئے خاموش کر دیا جائے اس لئے اکثر لوگوں نے ایسے علاماً کرام کے قتل کی نہ ملت کی بلیکن گزشتہ کچھ عرصہ سے ایسا محسوس ہو رہا ہے جو مقاصد علاماً کرام کے قتل سے بد خواہ اور دشمن قوئی حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ فرقہ واریت یا تھصوص جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علاماً کرام کے قتل سے پورے نہیں ہو رہے اور ملک میں علاماً کرام کے کام میں کوئی کی نہیں آرہی تو انہوں نے ان علاماً کرام کو نشانہ ہماڑی شروع کر دیا جو اپنے علم اور عمل کے لحاظ سے مسلمانوں کی لگاہوں میں محترم ہوں اور مسلمانوں کی ان کے ساتھ واحد مسیحی عقیدت کی ہماڑی ہو اسی ضمن میں جامد علوم اسلامیہ ہوری ہاؤں کے معمتم ڈاکٹر جیب اللہ علی ڈاکٹر استاذ حدیث مولانا مفتی عبدالسیع کوئہ صرف شہید کیا گیا بلکہ گاؤزی کو اگلہ گر زندہ جایا گیا۔ اس پر جب پوری قوم نے احتجاج کیا، بلیکن امن و امان کو بھونے نہیں دیا خاص کر جامد علوم اسلامیہ ہوری ہاؤں کے ڈاکٹر عبدالرازاق اسکندر، مفتی نظام الدین شامزی، مولانا احمد ادالۃ اور مولانا انور بد خشائی وغیرہ نے کراچی کو خون ریزی سے چانے کے لئے جعل اور مدد کا ثبوت دیا تو تحریک ہوم اہلسنت کے سلمی رضاو غیرہ کو قتل کر دیا گیا۔ ان واقعات سے حالات خراب ہوتے نظر نہیں آتے اب اسلام آباد کی مرکزی مسجد کے خطیب مولانا

مولانا عبد اللہ صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ مولانا عبد اللہ صاحب نے فرقہ واریت کے میدان کے فرد تھے لورنہ ہی انہوں نے گل سیاست کو اپنا نجور بٹایا تھا۔ وہ جمیت علماء اسلام کے ساتھ زہنی و ایمکی کی وجہ سے سے مظکر اسلام مولانا مفتی محمود اور مولانا فضل الرحمن کی حمایت ضرور کرتے تھے لیکن اتحادین اسلامیں کے وہ بہت بڑے علیحدہ تھے۔ ختم نبوت کا مسئلہ ہوتا تو ہیں رسالت کا، مساجد کو لا تھاف کی تجویز میں لینے کا مسئلہ ہوتا تھی مدارس کا مسئلہ۔ ان کی مسجد تمام مکاب فکر کے علماء کرام کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم تھی۔ ہر دینی تحریک میں اس مسجد نے جیادی کردا رہا اکیا۔ بھٹو صاحب کے لادینی اقدامات کے خلاف مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے آواز اٹھائی تو مولانا نے منبر رسول ﷺ کا حق ادا کرتے ہوئے لکھا۔ جس پر مولانا کو اغوا اگر کے تشدید کا نشانہ بنا گیا۔ لیکن مولانا نے حق گوئی کا راستہ ترک نہیں کیا۔ جزل ہیا الحق مرحوم کے نمانہ میں کمی و فحش آواز حق بدھ کرنے کی پاداش میں مسجد سے بر طرف کیا گیا۔ لیکن اسلام کے غیر مسلمانوں نے حکومت کے یہ عوامیں کام بنا دیے۔ رویت ہال کمپنی کے چیزیں میں ہونے کے باوجود شریعت بل کے مسئلہ پر مولانا نے واضح اختلاف کیا۔ جمعہ کی چھٹی نعمت کرنے اور سودی القام کو تحفظ دینے اور نواز شریف کے لادینی اقدامات پر جمعہ کے خطبات میں سخت تقریبیں کیں، لیکن ان تمام تقدیر کا مقصد اعلائیے کلیۃ اللہ تعالیٰ جناد افغانستان میں بھر پور کردا رہا اکیا۔ گزشتہ دنوں افغانستان جا کر اسامہ بن لادن سے ملاقات کی اور جزیرہ المرپ سے امریکی افواج نکالنے کی ممکن میں بھر پور ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ غرض ایک خالص دینی اور نہ ہی رہنمائی کے قتل کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ دیندار طبقہ کو خوفزدہ کیا جائے؟ دین کے کاموں کو روکا جائے؟ علماء کرام کی زبانیں بد کرنے کی کوشش کی جائیں؟ ایسا خوف وہر اس پیدا کر دیا جائے کہ علماء کرام نمازیں ادا کرنے والی نمازوں پر ہانے سے خوفزدہ ہو جائیں، لیکن یہ ان کی قحط نہیں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ علماء کرام نے کسی صورت میں بھی اس ذمہ داری کو نہیں چھوڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہ بمکرمہ کی زندگی میں جو قربانیاں دی تھیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو جاری کی تھی، حضرت بال جبھی، حضرت صہیب روی، حضرت خباب، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو روایات قائم کی تھیں، حضرات علماء کرام نے ان روایت کو بھی زندہ رکھا۔ حکمرانوں، ظالموں نے بدریت کے ریکارڈ توڑے تو حضرات علماء کرام نے قربانیوں کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ اپنیں "غراطہ" سویت یونیون اور انگریزی دور حکومت میں کیا کچھ نہیں کیا گیا، اگر وہ مسلمانوں کو روایی کیوں نہیں نہیں کیں۔ اگر طیبہ پر صنایع قرار پیا، مصلی گھر میں دیکھ کر گھر کو منہدم کیا گیا، اگر بڑوں مسلمانوں کو روایی کیوں نہیں کیں۔ جن دیا گیا، لکھ طیبہ پر صنایع قرار پیا، مصلی کیا ہوا؟ اسلام ہندوستان میں باقی رہا علماء کرام دین کی حفاظت کرتے رہے، انگریز اپنے پوری مسلسلہ سنہال کر رخصت ہو گیا۔ دوس کو افغانستان نے لٹکتی دی تو اس کی گرفت کمزور ہوئی اور اس سے سات اسلامی ریاستیں وجود میں آئیں۔ آج اگر کوئی اس خام خیال میں جلا ہے کہ علماء کرام کو اس طرح دہشت گردی کا نشانہ بنا کر ان کو دین کی تبلیغ سے روک دے گا۔ مدارس قائم ہونا ہدف ہوتے جائیں گے تو یہ اس کی بھول ہے۔ ایک عالم کی شہادت میں اس کے خون کے ایک ایک قطرے سے علماء کرام پیدا ہوئے ہیں۔ تا قله حق اور تا قله علماء کا تھی سلسلہ جاری رہے گا۔ اُنے والے حکم بہ کر تھے جائیں گے دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ داری ہے وہ اس کے لئے افراد پیدا فرماتے رہے گے۔ لیکن اس موقع پر مسلمانوں کی کیا ذمہ داری ہے، یہ بات سوچنے کی ہے۔ مسلمان اگر یہ عزم کر لیں کہ وہ اپنے مقدس مقاتلات اور اپنے علماء کرام کی حفاظت کے لئے جان کی قربانی پیش کریں گے تو دشمنوں کی کبھی جرأت نہیں ہو گی کہ وہ اس طرح سر عام علماء کرام کو نشانہ بنا کیں۔ اس طرح جو حکومت ایک عالم دین کی حفاظت نہیں کر سکتی وہ کسی عام مسلمان کی حفاظت کی ذمہ داری کیسے پوری کرے گی اور جو حکومت اُن دین قائم دینیں رکھ سکتی ایسی حکومت کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ایسی حکومت کو مستحقی ہو جانا چاہئے یا مسلمانوں کو ایسی حکومت سے نجات حاصل کرنی چاہئے، مولانا عبد اللہ شہید کا مشن جاری رہے گا اور اسلام کی شیع کو لادین قومیں اور کفار و مشرکین کسی صورت میں نجما نہیں سکتیں گی۔ (باتی صفحہ ۷ پر)

بایو شفقت قریشی سام

دینِ حق کی حقانیت قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

اللہ رب اعزت کے نزدیک حق و مقبول دین صرف اسلام ہے اور دین اسلام پر عمل بجز
ہونے والے پوری دنیا میں بہترین لوگ ہیں دین اسلام لہجے ساری کائنات کے لئے جملہ اخلاقی،
روحانی اور نیاوی اور مادی ضروریات کا جامع ضابطہ حیات ہے اور انسانوں سے لے کر حیوانات و نباتات
تک کوئی حقوق بھی اس کے فیضانِ رحمت سے محروم نہیں

اگر بجدہ ہے تو گراس سمجھتا ہے ہزار بحدوں سے دینا ہے آدمی کو نجات

دوزخ پر دل سے ایمان لانا اور زبان سے اقرار

نزدیک صرف اسلام ہی ہے)

چادیں تو اللہ کے نزدیک ہیں دین کرنا۔ اس کے بعد ہوئے ہر نبی و رسول پر ایمان
لانا ہی دین اسلام کہلاتا ہے۔ البتہ لفظ اسلام
خصوصیت سے اس دین اور شریعت کے لئے ہوا
جاتا ہے جو سب سے آخر میں خاتم الانبیاء جناب محمد
پروردگار کی طرف لے کر آئے اور جس نے پھیلی
تمام شریعتوں کو منسون کر دیا۔ اس معنی کے
اعتبار سے لفظ اسلام صرف دین محمدی اور مسلم
کے الفاظ سے امت محمدی کے لئے خصوص
ہو جاتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی بیوت کے وقت
چار ہزار مذہب یہودیت، یوسفیت، ہندو داہم اور
بھی قاصر تھے لیکن وہ خود اپنی قوم کی رہنمائی کیے
کر سکتے تھے، مختصر یہ کہ بعد نبی اکرم ﷺ سے
پہلے کے تمام مذاہب میں رہنمائی کی صلاحیت باقی
نہ رہ گئی تھی اور ان میں اس قدر تبدیلی آجھی تھی
کہ اصل دین مسیح ہو کر وہ گیا تھا۔ عین ان حالات
میں اسلام کامل جامعیت کے ساتھ ظاہر ہوا اور

دین سے مراد ایسے ہے گیر ازالی و بدبی

اصول ہیں جو تمام حالات زندگی میں رہنمائی
کر سکیں اور انسان کی مکار و نظر، سُقی و جمد اور پیش
قدی کے لئے صحیح رجحان متعین کر سکیں۔ دین سے
مراد وہ طریق زندگی یا طرز مکار و عمل بھی ہے جس
کی بہرداری کی جائے۔ اس دین کا نام دین اسلام ہے
جس پر عمل بجز اہونے والا شخص حقیقی معنوں
میں مسلم یا مسلمان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو آقا،
مالک، حاکم مانا، اس کی خلائی بندگی اور تابع داری
کرنا، اس کے حساب سے ذرنا، اس کی سزا کا خوف
کھانا اور اس کی جزا کا یقین رکھنے والا شخص دین میں
داخل ہوتا ہے اور جس راست پر چلنا ہے اس کا
طریق عبادت اور بندگی کا طریقہ، سیکل اور تقوی کا
راست، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور
اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا
طریقہ اپنیا درسل کی شریعت پر چلنے سے معلوم
ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمرہ ۱۹)

ترجمہ: «بلاشبہ دین (حق و مقبول اللہ کے

پسند کیا) اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی صورت میں دین اسلام اب تک ساری کائنات کے لئے جملہ اخلاقی، روحانی، دنیوی اور مادی ضروریات کا جامع ضابطہ حیات ہے اور انسانوں کا مقصد پورا ہو گیا مگر آپ ﷺ کا لایا ہوا پیغام سے لے کر حیات اور بیانات تک کوئی تلوّق ہمایت بداری و رہنمائی کے لئے بیش کے لئے موجود ہے چونکہ حضور اکرم ﷺ کی نبوت کو بھی اس کے فیضان رحمت سے محروم نہیں ہے۔ دوام حاصل ہے اس لئے آپ کا پیغام ہیں عالمی کم و بیش سوا لاکھ انہیاً اور سلسلہ کے سب دین اسلام کے داعی تھے گو کہ ان کا دائرہ کار محمد و تھا تھجیل دین کے ساتھ ہی جنت الوداع کے موقع پر اس آمیت کریمہ کے ساتھ تھجیل دین کی تصدیق فرمادی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے الیوم اکملت لكم دینکم و انتصت علیکم نعمتی و درضیبت لكم الاسلام دینا (آن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام



اپنی رحمت کی بارش سے انسانیت کی سوکھی ہوئی تھیت کو ہرا کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ کی بیعت سے اسلام نے اپنے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا۔ حدیث میں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (ہر نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) اور میں تمام سرخ و سیاہ قوموں کی طرف بھیجا گی ہوں۔) اسلام کی ہر چیز میں رحمت نہیں ہے اور اسلام نے حسب و شب زمگ و نسل آقا و غلام مالک و ملوك اولیٰ اعلیٰ کے سارے امتیازات ختم کر کے تمام انسانوں کو ایک سطح پر کھڑا کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کتنم خیرامہ (اب دنیا میں بہترین گروہ تم ہو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور مقبول دین اسلام ہی ہے کیونکہ یہ نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے لا اکراه فی الدین (یعنی دین میں کوئی جر نہیں ہے) لیکن ایک بات مسلمہ ہے کہ نجات آخرت کا مدعا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی اطاعت پر ہے۔ جو اس سے محروم رہا اس کے کسی عمل کا کوئی الحیاد نہیں کیونکہ اس کے کسی عمل کا دوزن قیامت کے دن قائم نہیں ہو سکے گا انسان کے لئے دین اسلام ہی ایک صحیح طریق زندگی ہے کیونکہ یہی حق ہے اور اس کے سوا ہر دوسرے طریق خلاف حقیقت و انصاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے افغیر دین اللہ یبغون (ایا یا لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں) جب یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اللہ کا پسندیدہ دین دین اسلام ہی ہے تو ایسی صورت میں کسی دوسرے دین کی خواہش کرنا یا اس پر عمل ہوا کہ کسی جائز اور مناسب ہو سکتا ہے۔

باقیہ: حاجی یعقوب

حاجی صاحب آخر میں کافی عرصہ زمان رہے۔ ایک دفعہ زمانی کے دوران شہر کی ہیڈار پر کئے گئے کچھ محسوس یہ کرتا ہوں کہ ذکر یوں نے سر کر دیا ہے: جن کی وجہ سے اب یا ان وغیرہ کی سکت نہیں رہی۔ آخر میں چھ سال زمانہ رہے مر جوں حاجی صاحب کی تھا صانعہ جدوجہد کی وجہ سے ان کے خاندان اُلیٰ خانہ اور عزیز یوں کے عقائد کو اس کی دین داری اور ایمانی پُلٹی میں بھی حاجی صاحب کی محنت کا ضرور دفعہ تھا۔ حاجی صاحب مر جوں کی دینی اعلیٰ خدمات لاائق صد قسمیں ہیں ان کی خدمات تاریخ کا ایک ہاتھی فراموش باب ہے۔ ان کی موت سے جو ظاہر اپنے اہو اس کا پر ہونا ممکن ہے۔ یقیناً ان کی دین کے خاطر جانی و مالی تربیت صدقہ جاری ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاجی محمد یعقوب ہر یا نی مر جوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسمند گان کو صبر جیل عطا فرمائے۔ (آمين ثم آمين)

توحید، ختم نبوت، عظمت سماجہ و اہلسنت اور شان اولیاً اکرم پر بہت بھی منفرد یہاں ہوتا۔ مر جوں حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے بھی نوازا تھا۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے خوب خرج کرتے اکابر علماء کے ساتھ فران ولی سے مالی معاونت و خدمت کرتے خصوصاً امیر شریعت یہد عطاء اللہ شاہ کے اہل خانہ کی ختم نبوت کے پورگ اکابرین حضرت شیخ در خواستی کی میں نے بارہا حاجی صاحب مر جوں کے ساتھ رائے و مذکور کے عالمی تبلیغ اجتماع میں جائے کے موقع پر سفر کئے پھر لاہور، ملکان خانپور اور سکھر میں ہوئے اکابرین ملأا کے ساتھ حاجی صاحب مر جوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے واپسی میں شرف زیارت و ملاقات کی معاونت حاصل ہوئی مر جوں

فَإِذَا نَبَأْتُهُمْ بِمَا كُلِّيَ لِلْمُرْسَلِينَ حَذَّرُوا فَسَارُوا شُقُوقَ الْعِوَاتِ

ہم اس کے مکروہ چہرے کو بے قاب کرنے کے لئے ہر سطح پر تحریک چلانیں گے
دوسری تحفظ ختم نبوت کا انفراس دہلی سے امیرالمند حضرت مولانا سید احمد رضا مدنی مدظلہ کا صدارتی خطبه

اصل موضوع سے متعلق کچھ بیانی اور اصولی خضرت ﷺ (اللہ تعالیٰ)

یعنی ایمان کے لئے ضروری ہے کہ تمام ضروریات دین کو دل سے تسلیم کیا جائے اور کتاب و سنت سے ثابت شدہ متواتر اور قاطعی احکامات پر یقین رکھا جائے اگر ان میں سے کسی ایک قاطعی عقیدہ پر بھی ایمان نہ رہے تو پھر آدمی مخون نہیں رہ سکتا۔ دسویں صدی کے مشور عالم (جنہیں خود قادیانی بھی مجدد تسلیم کرتے ہیں) ملا علی قادری ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: «جانا چاہئے کہ اہل قبلہ (مسلمان) و لوگ ہیں جو دین کے ضروری عقائد سے متفق ہوں۔ مثلاً: دنیا کا حادث ہونا اور میدان جنگ میں دوبارہ اجساد کا جمع کیا جانا اور اللہ تعالیٰ کا علم تمام گزینیات و کلیات کو میط ہونا اور ان کے مشابہ دین کے اہم مسائل۔» (شرح فتنہ اکبر ۱۸۵)

محض کلمہ پڑھنا کافی نہیں

سامعین گرائی: اس وضاحت سے صاف معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہونے کے لئے محض کلمہ طیبہ زبان سے پڑھ لیما کافی نہیں ہے بلکہ تمام ایمانیات پر یقین رکھنا لازم ہے۔ آج قادیانی جماعت کے لوگ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی طور پر کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ اپنی وکانوں نکست

بسم اللہ الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آل واصحابه اجمعين - لا اله الا

حاضرین گرایی مرتبہ حضرات علماء کرام اور سامعین عظام!

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں ہر جماعت اور اہل مذہب کو یہ فطری حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جماعت کے حدود و شرائط متعین کریں۔ کسی دوسرے کو اس میں خود مخواہ، خلائق اذی کا حق نہیں ہوتا۔ اسلام نے بھی اسی فطری حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے حدود خود متعین کئے ہیں۔ اور اعلان کیا ہے کہ جوان حدود کا پانہ رہے گا وہ تو مسلمان کہنا چاہئے گا اور جوان شرائط کا خیال نہیں رکھے گا وہ مسلمان نہیں کہلایا جاسکتا۔ ان حدود و شرائط کا خلاصہ قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا گیا:

ترجمہ: «اے ایمان والو! یقین لا اؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو ہاول کی تھی پلے اور جو یقین نہ رکھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتاب پر اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر دیک کر بہت دور جاڑا۔» (الشاعر ۱۳۶)

آج مجھے مختصر وقت میں کافنوں کے

دہلی کے باعث برداشت اور باہمیت مسلمان قabil مبارکباد ہیں جن کی توجہ اور دینی فکر مندی کی بدولت آج دوسری عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کا انفراس کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ اس عظیم دینی کافنوں کی صدارت کے گرانقدر اعزاز سے مجھے نواز کر آپ حضرات نے جس محبت و ظلوص کا ثبوت دیا ہے اس پر میں تمہارے سے مٹکوں ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ دینی اجتماع اپنے مسلمان بھائیوں میں صحیح اسلامی عقائد کی اشتاعت اور نکاح اور باطل حرم کے نکریات سے خافت کا ذریعہ رہے گا۔ انہا اللہ تعالیٰ۔ اللہ رب المخلوقات اسے ہر اقتدار سے بخوبی فرمائے۔ آمین!

حضرات گرائی!

مشائیر ہو سانچ خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریمؐ کو خدا کا تجیر مانتے ہیں لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شاذ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قادر یا نبیوں کی طرح وہ انبیا کے ذریعہ دحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریمؐ کی فتح نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک بھی معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جدالت نہیں کر سکتا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریح جھٹایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام عبیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام عبیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریمؐ کی شخصیت کا مرہبون منت ہے۔ میری رائے میں قادر یا نبیوں کے سامنے صرف دو را ہیں جس کی تحریک کیا جائے اس کی تحریک کریں یا فتح نبوت کی تاویلیوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں مخفی اس غرض سے ہیں کہ ان کا شاذ طبق اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔ (حرف اقبال ص ۱۳۶۔ ۱۳۷)

قادر یا نبیوں کی تکفیر کیوں؟

حاضرین گرائی اس تفصیل میں یہ بتانا پاہتا ہوں کہ ہمارا کام ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ لوگوں کو کافر مانتے رہیں۔ کوئی بھی جماعت اپنی عددی طاقت کو کم کرنا نہیں چاہتی۔ ہماری ذمہ داری صرف حفاظت دین کی ہے۔ یعنی ہم اس پر لاگوں رسمیں کر کیں اصلی کا لیں

گواہی دو گہ کہ اللہ کے سوا کوئی مبادلت کے لائق نہیں اور یہ شادت دو گہ میں (آنحضرت ﷺ) تمام انبیا اور رسولوں کے سلسلہ کو فتح کرنے والا ہوں۔ پھر میں زیدؑ کو تمہارے ساتھ مجھ دوں گا۔ (آپ کی بخشش کے بعد کا واقعہ ہے) (مصدر ک حاکم ۲/۲۱۲)

دیکھئے کس وضاحت سے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقیدہ ختم نبوت کلہ شہادت میں شامل فرمایا ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ ایسا نہیں ہے کہ اسے یوں ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کی اس وضاحت کے بعد قادر یا نبیوں کی ان ساری کوششوں کا قلع قلع ہو جاتا ہے جو وہ اس عظیم عقیدہ کی اہمیت گھناتے کے لئے عموماً سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

علامہ اقبال مر حوم کا تجزیہ:

حذرات گرائی! یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مشور مغلک اور دانشور علامہ محمد اقبال مر حوم کا ایک وقیع تجزیہ پیش کروں جس سے مسئلہ کی نوعیت اور اہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:

ہذا سلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت "الوہیت" پر ایمان انبیا پر ایمان اور رسول کریمؐ کی فتح رسالت پر ایمان دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجدہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فردیاً گرہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟

گاہوں وغیرہ پر کلہ کے اسیگر لٹکا کر اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور علماء کا لٹکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہذا کیجئے کلہ پڑھنے کے باوجود ہمیں دائرہ اسلام سے خارج کیا جا رہا ہے۔ ہم اس لئے یہ بات ہر مسلمان کو معلوم ہو جانی چاہئے کہ آدمی کا کلہ طبیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیما اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کلہ کے تقاضوں کو قبول نہ کرے۔ اور ان تقاضوں میں ایک اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی فتح نبوت بلا کسی تاویل و توجیہ کے قول کی جائے۔ عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم کئے بغیر کلہ پڑھنا بے سود ہے۔

عقیدہ ختم نبوت جزو ایمانی ہے:

سامنے میں عالی مقام اخود پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے ایک ارشاد سے عقیدہ ختم نبوت کا جزو ایمان اور ضروری ہونا معلوم ہوتا ہے۔ جو آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کے واقعہ کے ضمن میں ارشاد فرمایا۔ واقعہ یہ تھا (حضرت زیدؑ کو کچھ شرارات پسندوں نے اغوا کر کے کہ میں لا کر پہنچ دیا تھا۔ شدہ شدہ آپ آنحضرت ﷺ کی غلائی میں آگئے۔ کسی طرح حضرت زیدؑ کے قبیلہ والوں کو خبر ہوئی کہ زیدؑ کہ میں ہیں تو آپ کو بیٹھنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور در خواست کی کہ آپ جتنی دین چاہیں لے لیں مگر ہمارے لئے کہ زیدؑ کو ہمارے ہوا لئے کر دیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

ترجمہ: (میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ

شریفین نے قادریانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے کے بعد میں لٹک کر وہ بھی کافر ہے۔ اس صورت میں فرض قطیٰ ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقوں اس سے قطع کریں۔۔۔)

علاوہ ازیں عالم اسلام کے متاز محتیں اور دینی اداروں کی طرف سے بھی قادریانیوں کی عکیمی کے فتاویٰ اور فیصلے جاری کئے گئے۔ جامد ازہر نے ۱۹۳۹ء میں تحقیقات کے بعد قادریانیوں کے کفر و ارتداد کا اعلان کیا اور حکم جاری کر دیا کہ آنکہ کسی قادریانی کو جامد ازہر میں داخلہ نہ دیا جائے۔

۲۷۔ ۱۹۴۱ء میں ایک سوچار مسلم مکون کی نمائندگی حظیم رابط عالم اسلامی نے بھی ایک طویل تجویز مختصر کر کے قادریانیوں کے کفر و ارتداد اور ان کی سیاسی و سماجی تحریک کاریوں کو واکف کیا۔

ای طرح سعودی عرب کے سب سے اعلیٰ اقتیاراتی فقیٰ ادارے المجمع الفقیٰ نے فیصلہ کرتے ہوئے یہ دو ٹوک الفاظ لکھے:

«عقیدۃ قادریت جو احمدیت کے نام سے بھی موسوم ہے اسلام سے مکمل خارج ہے۔ اس کے پروپر کافر اور مرتد ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ مسلمانوں کو گراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور فقیٰ کمیتی یہ اعلان کرتی ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ خواہ وہ حکمران ہو یا عالم۔» مصنفوں، خطیب ہوں یا داعی فرض ہے کہ اس گراہ نوں کا کتنی باقاعدہ ۲۵ پر

جمیعت علماء ہند وغیرہ حضرات نے ایک مخفق فتویٰ پر دستخط کئے جس کا پہلا جزو یہ تھا: «مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بر جم مرتد، زندقان، طحہ کافر اور فرقہ ضالہ میں بھیانا داخل ہیں۔۔۔)

جمیعت علماء ہند نے ۱۹۵۶ء میں ایک فتویٰ جاری کیا جس میں کہا گیا ہے: قادریانی جماعت میں اپنے بانی اور تمام ان پرنسپوں کے جو مرزا صاحب پر اعتقاد رکھتی ہے اسلام سے خارج ہے اور مرتد کے حکم میں ہیں۔ ان سے رشتہ مناکبت جائز ہے اور رشتہ موانت و مودت نہ اُسیں مسلمانوں کے مقابلہ میں دفن کرنا جائز ہے۔

نہ ان سے وہ معاملات و تعلقات رکھنے جائز ہیں جو مسلمانوں سے رکھے جاسکتے ہیں۔۔۔)

اس فتویٰ پر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمدی، سکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، مجدد ملت حضرت مولانا حفظہ الرحمٰن سید ہاروی، حدیث کیر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی وغیرہ علماء کے دستخط ہیں۔ اسی طرح کے فتاویٰ مظاہر العلوم اور مددۃ العلماء الحکمیوں سے جاری کئے گئے۔

مشورہ الحدیث عالم مولانا حبیب اللہ امر تسری نے فتویٰ دیا: «مرزا صاحب اور ان کے جماعت چونکہ عقائد بالظاہر کی حالت ہے اور اصول اسلام سے مخالف ہے اس لئے وہ کافر ہے اور دین محمدی ﷺ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔)

مشورہ بریلوں عالم مولانا احمد رضا خاں نے فتویٰ دیتے ہوئے کہ: «علماء کرام جمین

اگر جعلی سماں کو تو فروخت نہیں کیا جا رہا ہے؟ اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو ہر مسلمان بالخصوص عماکا یہ دینی فرض ہے کہ وہ واضح لفظوں میں اعلان کر دیں کہ فلاح چیز اصلی ہے اور فلاح چیز نظری ہے۔ اسی بات کو سامنے رکھ کر آج ساری امت

اس بات پر متفق ہے کہ قادریانی جماعت جو عقیدہ فتح نبوت کی مکر ہے اور مرزا غلام احمد قادریانی کی نبوت کی قائل ہے وہ داروازہ اسلام سے بالکل خارج ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قادریانیوں کے کفر پر امت میں جیسا اتفاق ہے اس کی مثال شاذ و بادرہی ملتی ہے۔

علماء اسلام کے بعض فتاویٰ :

حضرات ساصین! مرزا غلام احمد قادریانی کے دعویٰ نبوت کی ۱۹۰۱ء ہے لے کر آج تک ہر زمان میں ہر طبقہ کے علماء محتیں نے قادریانیوں کے کفر سے متعلق فتوے دیے ہیں۔ شاہ مناظر اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیر انوی نے فرمایا: «مرزا غلام احمد قادریانی داروازہ اسلام سے خارج ہے۔۔۔)

لام ربانی قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا: «مرزا قادریانی کافر و جاہل اور شیطان ہے۔۔۔)

اکابر علماء یونہی شیخ النہاد حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی، سکیم الامم حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، امام العصر حضرت علام اور شاہ کشمیری، مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب دیوبندی، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب صدر

اسلام میں حاکم النبین ہا صفحہ ۶ اور قادیانیت

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جمیع انبیاء میں سب سے آخر میں آتا لازم تھا، اول یا درمیان میں نہیں آئتے تھے:

باحدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض۔

اس صورت میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول یا وسط میں رکھتے تو انبیاء متاخرین کاریں، اگر مختلف دین محدث (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتا تو اعلیٰ کاریں سے منسخ ہوتا لازم آتا حالانکہ خود فرماتے ہیں:

ترجمہ: "ہم جس آیت کو مفسر کرتے ہیں یا (اے نبی آپ کے ذہن سے) بخلاف ہیں تو اس کے بدلتے میں اس سے بہتر یا اس جیسی دوسری آیت بھیج دیتے ہیں۔" (بقرہ ۱۰۶)

اور کیوں نہ ہو، یوں نہ ہوتا اعطاؤ دین مکمل رحمت نہ رہے، آہار غصب میں سے ہو جائے، ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم اپنی درجہ کے علماء کے علوم سے کمتر اور ادون ہوتے ہیں تو مضافت بھی نہ تھا، پر سب جانتے ہیں کہ عالم کا عالی

کی روستے قطبی ہے۔" (الشفاء ص ۲۲۳، ۲۲۴) (۲)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: "اور ظیفہ عبد الملک بن مروان نے مدھی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور بے شمار خلفاء و سلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ اور اس دور کے تمام علماء نے بالا جماعت اس کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا۔ اور ہو، شخص مدھی نبوت کے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کفر میں اس اجتماع کا مقابلہ ہو وہ خود کافر ہے۔" (الشفاء ص ۲۵، ج ۲)

ختم نبوت عقل سليم کی روشنی میں

قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت کے بعد اس پر غور کریں کہ آیا عقل سليم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئتا ہے؟

دین محدث صلی اللہ علیہ وسلم کے موخر ہونے کی عقلی وجہ

۱۔ جمیع الاسلام مولانا محمد قاسم ہاؤتوی اپنے رسالہ "تغیر الناس" میں تحریر فرماتے ہیں

ہلاقضی عیاض "الاخترا" میں لکھتے ہیں ترجمہ: "ای میر طرح جو شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے نبی ہونے کا مدھی ہو

..... یا خود اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حصول کو اور صفاتے قلب کے ذریعہ مرتبہ نبوت تک بخوبی کو جائز رکھے..... ای طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے خواہ صراحتاً "نبوت کا دعویٰ نہ کرے تو یہ سب لوگ کافر ہیں" کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحذیب کرتے ہیں کیونکہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے مبوث کئے گئے ہیں اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کام ظاہر پر محظوظ ہے اور یہ کہ بغیر کسی تکمیل و تخصیص کے اس سے ظاہری مضمون ہی مراد ہے۔ اس لئے ان تمام لوگوں کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور ان کا کفر کتاب و سنت اور اجماع

کردیا گیا۔ اور اب تو صرف اس امر کا انتظار ہے کہ عالم کے کوچ کا فناہ بھاڑیا جائے۔ گویا خلام عالم کی مثل ایک ایسے جلسے کی تھی جو مجلس استقبال کے طور پر منعقد ہوا اور صدر جلسے کی آمد آمد کا اعلان ہوا، چنانچہ (حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمادیا) "اور میں خوشخبری سناتا ہوں" ایک رسول کی "جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام ہی "احم مصلی اللہ علیہ وسلم" ہو گا۔" اور صدر کبھی کسی تشریف آوری ہوئی، انہوں نے خطبہ پڑھا اور جلسہ برخاست کر دیا گیا۔ (فاتح النبیین ص ۸۶ از مولانا الور شاہ کشمیری)

حصہ دوم خاتم النبیین کا مفہوم اور قادریانیت

گذشتہ سطور میں معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بایس معنی ہے کہ آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم آخری بی بی ہیں اپ کے بعد قیامت تک کسی شخص کو ثابت نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ قرآن کریم، احادیث متواترہ، اجماع امت اور دلائل عقیدہ اس کے شاہد ہیں اور یہ امت کا وہ عقیدہ ہے جو آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک امت میں متواتر چلا آ رہا ہے اور اس کے مکار اور اس سے منحرف کو تحدیث بنوی کے مطابق عمارات نبوت بھی آغاز بنا تا مل کافروں زندقی قرار دیا گیا ہے۔ اب آئی یہ دیکھیں کہ ان تمام چیزوں کے بر عکس خاتم النبیین کے بارے میں قادریانیت کا موقف کیا ہے؟ سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ مرزا خلام

آدم علیہ السلام کے وقت سے شروع کی اور آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ دنیا کے خاتم پر ہیں اس کی تکمیل فرمادی اور دین کے کامل کرنے اور نبوت کے فتح ہوئے کا اعلان فرمادیا گویا آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور امت کے درمیان قیامت تک کوئی دوسری آدمی داعی نہیں ہوا اور امت اس عقیدہ پر قائم رہ کر رحمت خداوندی کے زیر سایہ ہو گی اور کوئی مخدوں زندقی اور دجال و کذاب اس امت کے ہو پر نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کئے اور پر شہادت آئت ۷۰: "وَزُرْلَنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبَيَّنَا الْكُلُّ شَيْءٌ"۔ (النحل: ۸۹)

ترجمہ: "ہم نے تھجھ پر (اے نبی ایسی) کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے۔"

جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی، اور اگر علوم انبیاء متأخرین علوم محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا "تبیان لکل شئی" ہونا غالباً ہو جاتا۔ بالجملہ یہی ایسے نبی جامع العلوم کے لئے ایسی ہی کتاب جامع چاہئے ترجمہ: اور جب حکماء نے تصریح کر دی کہ جس چیز کے لئے بدایت ہے اس کے لئے نہایت بھی لازم ہے۔ اور دوام مستقبل کا نہیں ہے چنانچہ معروف ہو چکا، میسر آئی ورنہ علو مراتب نبوت پے شک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی، ایسے ہی فتح نبوت، "معنی معروف کو تمازخ نہیں لازم ہے۔" (تفسیر الراس ۱۵، ۲۳)

شروع کر کے حضرت خاتم الانبیاء مصلی اللہ علیہ وسلم پر "تو اس عمارت کی آخری اینٹ ہیں، فتح" ہے؟ سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ مرزا خلام

وہی نبوت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے

ذریعہ نازل ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وہی

نبوت لے کر آئے کے مسئلہ کو بند کر دیا گیا ہے۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کسی کے پاس ایک

نقرہ وہی لے کر آنا بھی ختم نبوت کے معنی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ لے آیت خاتم النبیین میں

وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی کے پاس

وہی نبوت لے کر نہیں آئیں گے۔ اب اگر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص

کا رسول اور نبی ہونا فرض کیا جائے تو اللہ تعالیٰ

کے اس وعدہ کا جھوٹا ہو رہا لازم آتا ہے۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی

شخص کا رسول اور نبی ہونا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی توثیق ہے۔

○ اور اس سے اسلام کا تجسس اٹھ جاتا

ہے۔

○ کوئی شخص رسول اور نبی نہیں ہو سکتا

جب تک جبرائیل علیہ السلام اس کے پاس وہی

لے کر نہ آئیں اور وہی رسالت قیامت تک

بند ہے۔

○ ان تمام تصریحات کے باوجود مرزا غلام

احمد قادریانی نے یہ دعویٰ جز دیا کہ "ہم نبی اور

رسول ہیں"۔ اور یہ کہ اس کے بقول وہی الی

لے اسے "محمد رسول اللہ" قرار دیا ہے۔

باقیہ جواب ۲۵۷

تعالیٰ صادق ال وعد ہے اور جو آیت خاتم

النبویین میں وہدہ دیا گیا ہے اور جو حديثوں

میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد

وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے

وہی نبوت کے لائے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام

باتیں حق اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحثیت

رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر

گز نہیں آسکتا۔ (ابننا مسیح ۳۱۲)

"لیکن خدا تعالیٰ اپنی ذات اور رسولی

اس امت کے لئے اور اپنی ہنک اور سکر شان

اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روایتیں

رسکے گا کہ ایک رسول کو بیچ کر جس کے آئے

کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا

تجسس ہی الادیب سے حالانکہ وہ وہدہ کرچکا ہے کہ

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول

نہیں، لہذا جو شخص رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا

ہے وہ ایک امر محال کا دعویٰ کرتا ہے، تو سارے

راہل ہے۔ چند نظرے ملاحظہ فرمائیے:

"ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی وہدہ وہی کا

نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی نقرہ

حضرت جبرائیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ

امر بھی ختم نبوت کا معنی ہے، کیونکہ جب

غایتیت کی صریح نوٹ گئی اور وہی رسالت پھر

نازل ہوئی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل

ہونا برابر ہے۔ (ازالہ اورام ۴۴۵، روحلانی

خزانی ص ۲۸۳ ج ۳)

احمد قادریانی 'مدی نبوت کو ملعون' کاذب، کافر اور

وازارہ اسلام سے خارج قرار دیتا تھا۔

چنانچہ لکھتا ہے:

"اُن پر واضح ہو کہ ہم بھی مدی نبوت پر

لغت سمجھتے ہیں"۔ (مجموعہ اشتراکات ص ۲۹۷ ج ۲)

"سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم

المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدی نبوت و

رسالت کو کاذب و کافر جانتا ہوں"۔ (مجموعہ

اشتراکات ص ۲۹۰ ج ۲)

"میں نبوت کا مدی نہیں بلکہ ایسے مدی

کو خارج سمجھتا ہوں"۔ (آہلی فیصلہ ص ۳، روحلانی

خزانی ص ۲۸۳ ج ۲)

اور اس کے قلم سے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی

لکھا ہوا کہ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور رسول کا آتا ممکن ہی

نہیں، لہذا جو شخص رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا

ہے وہ ایک امر محال کا دعویٰ کرتا ہے، تو سارے

راہل ہے۔ چند نظرے ملاحظہ فرمائیے:

"ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی وہدہ وہی کا

نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی نقرہ

حضرت جبرائیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ

امر بھی ختم نبوت کا معنی ہے، کیونکہ جب

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ:

○ ختم نبوت اسلام کا قطعی عقیدہ ہے، جس

کا مظہوم آیت خاتم النبیین کی رو سے یہ ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی

شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا، کسی پر

وہی نبوت نازل ہو سکتی ہے۔

"ہر ایک دلائل سمجھ سکتا ہے کہ اگر غایتے

فضائل الصحابة بعد الانبیاء

صدقہ اکابر

یہ منہاج الحق ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور پھر اشاعت اسلام کی ابتدائی خیز تبلیغ میں شریک ہو گئے۔ آپؐ کی دعوت پر جو لوگ اسلام لائے ان کے وہم اگر ای مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت علیہن فیض، حضرت عبدالرحمن بن عوف،
حضرت سعد بن ابی و قاسی، حضرت زیر بن العوام،
حضرت طیون بن عبید اللہ وغیرہم رضی اللہ عنہم
اجمیعین۔

اسلام کا ابتدائی دور انتہائی شخص تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ حالات کا انتہائی ثابت قدی
سے مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے شاندار اسلام کی اشاعت میں سرگرم تھل
ربے اور حضور اکرمؐ کے ایک وفادار ساختی
سڑھا ہے۔ جب کفار مکہ نے بیوت کے ساتوں سی
سال آنحضرتؐ کو آپؐ کے ساتھیوں اور
حاییوں کے ساتھ شعب الی طالب میں حضور
کر دیا تو اس وقت بھی حضرت ابو ہریرہؓ نے ساتھ
چھوڑنے کو ارادہ کیا۔ جب مدینہ کی طرف ہجرت کا
دور شروع ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت
ابو ہریرہؓ کو اپنی اہر ای کے لئے روک لیا۔ پھر سفر
ہجرت میں حضور اکرمؐ کا جس طرح ساتھ دیا
اس کی تفصیل تاریخی کتب میں ملتی ہے۔ انہوں
نے ہری منسوبہ، بدی سے سفر کا انتظام اور اونٹنی
وغیرہ مہیا کی۔ پہل سفر کے وقت جب حضور
اکرمؐ کے قدم مہاک زخمی ہو گئے تو آپؐ
نے حضور اکرمؐ کو اپنے شانوں پر سوار کر لیا
اور غار تک پہنچا دیا۔ غار میں قیام کے دوران ان کا
ایک واقعہ وفاداری سے متعلق بہت مشور ہے۔
غار میں کافی سوراخ تھے اور ان کی وجہ سے یہ خطرہ
قراکہ کوئی زہر یا لاکریز انسان نہ پہنچا سکے۔ چنانچہ

چنانچہ آپؐ کا یہ اقب پر اذنب کے لاملاسے حضور
اکرمؐ سے حضرت ابو ہریرہؓ کا خاندان آنھوں
پشت میں جاتا ہے۔ اسے کہہ کوہ اس طرح ہے:
☆ حضرت مہدیہ اللہ عن حضرت ابی قاتلؓ بن علیؓ
ان عاملین کعب بن سعد بن قیم بن مردان کعب بن
لوی بن غالب الفرزی۔

حضرت ابو ہریرہؓ قریش کے اشراف اور
سرداروں میں سے تھے اور اہل قریش، آپؐ کی بے
حد عزت اور احترام کرتے تھے۔ قریش کے چند
بڑے عمدے بھی آپؐ کے پاس تھے۔ جیسے دہت
اور قصاص وغیرہ۔ اس کے علاوہ آپؐ کی نہات
بڑی قابل امداد بحثت تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو علم
انساب میں ملک حاصل تھا۔ خواب کی تعبیر تھا
میں اپنا ہائی نیس رکھتے تھے بنن شہر سے بھی اپنی
تحمی، لیکن قول اسلام کے بعد شعر و شاعری پھر ہو
دی تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ بعد جاہلیت کی تمام شر کی
رسومات اور گناہوں سے بری تھے۔ شراب شروع
ہی سے اپنے اوپر حرام کر رکھی تھی۔ جنہی سے
حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرمؐ کے ساختی تھے اور
حضور اکرمؐ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔
بیش ساتھ رہتے تھے جاہے سز ہو حضرت ابو ہریرہؓ
ہو یا اس لیکن حضرت ابو ہریرہؓ بھی بھی حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے۔ ان عساکر
نے غالباً حضرت ابو ہریرہؓ تحریر کیا ہے کہ جنگ بدرو
میں فرشتوں سے باہم کما کر وہ دیکھو حضرت ابو ہریرہؓ
حضور اکرمؐ کے ساتھ زیر سائبان نکڑے

حضرت ابو ہریرہؓ مردوں میں سب
سے پہلے اسلام قول کرنے والے شخص، افضل
الصحابہ حضور اکرمؐ کے رفیق غار اور سفر
حضرتؐ کے ساختی امام المذاہب حضرت عائشہ صدیقہؓ
کے والد، جن کی حضور اکرمؐ سے والمان محبت
کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ صحن کعبہ میں کفار
قریش دین اسلام کے خلاف سازشوں میں
مصروف تھے کہ اتناق سے حضور اکرمؐ وہاں
تشریف لے آئے تو کفار نے جنور اکرمؐ کو
گیریا اور گلی کی چادر سے پیٹ کر کھینچا شروع
کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی طرح معلوم ہو گیا اس
پھر کیا تھا فوراً حضور اکرمؐ کو چالے کے لئے
دوڑے، میں کفار نے ان کی بھی پرداہ نیس کی بھر
آپؐ پر بھی ایسا حملہ کیا کہ وہ نیوں کی ہاتھ نہ لا کر
بے ہوش ہو گئے اور دو تین دنوں تک مکمل ہوش نہ
آیا، لیکن قربان جائیے حضرت ابو ہریرہؓ کے جب کہ
ہوش آتا تو نیبان پر صرف ایک ہی جملہ ہوتا کہ
حضور اکرمؐ تو ٹھیک ہیں؟ آپؐ کا اسلامی ہام
عبد اللہ التکیت ابو ہریرہ اور اقب صدیق اور عین تھے۔
صدیق توس وجد سے کہ واقعہ میران کی تصدیق
آپؐ نے باوجود کفار سے سئے ہے ٹھوک اکر دی تھی۔
دوسرے اقب عین کے بدلے میں مختلف اقوال
ملئے ہیں۔ بعض مئور نیشن کا ذیل ہے کہ صن و
جمال کی وجہ سے یہ اقب ما، جبکہ بعض محققین کا یہ
ذیل ہے کہ آپؐ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ زیر سائبان نکڑے
زم کی آگ سے بری ہوئے کی اشارت دی تھی۔

امیر@khatm-e-nubuwat.com
اہوہ! صحابہ کرام میں سب سے زیادہ صاحب علم و
ذکاء تھے۔

ان اثیر فرماتے ہیں کہ حضرت اہوہ!
صحابہ میں سب سے زیادہ قرآن داں تھے ایک دفعہ
چند صحابہ کرام نے حضرت اہوہ! صدیقؑ سے ایک
مسئلہ دریافت کیا۔ پھر وہی مسئلہ حضور علیہ السلام
سے دریافت فرمایا تو حضرت اہوہ! اور حضور
اکرم ﷺ کے جواب میں کوئی فرق نہ تھا۔
حضرت عائشہ صدیقۃؓ سے مردی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم میں (حضرت)
اہوہ! موجود ہوں وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو
لامت کا حق حاصل نہیں۔

ذکر وہ بالا حدیث سے یہ بات بھی واضح
ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ اپنے بعد حضرت اہوہ! کی
کو ظلیقہ اُسلیمین کے منصب جلیلہ پر فائز کرنا
چاہئے تھے۔ حضرت اہوہ! بہت شیع المان تھے،
حضرت زیر بن نیکار کا بیان ہے کہ میں نے علماء
یہ سنائے کہ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ شیع
متبر حضرت اہوہ! اور حضرت علیؓ تھے۔

حضرت اہوہ! شرہ بن شرہ (وہ دو
خوش نصیب لوگ جنہیں ان کی زندگی میں حضور
اکرم ﷺ نے خود جنت کی ہمارت دی تھی) میں
شامل تھے۔

تمام علماء الحسن اس بات پر متفق ہیں
کہ اپنیا کرام اور حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے
زیادہ افضل حضرت اہوہ! ہیں۔

لام اخباری رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن علیؓ
کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے اپنے والدہ بزرگوار سے
دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کون افضل
ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ حضرت اہوہ!

ہوئے کہ یہاں کون پڑھ دے گا کوئی بھی راضی
نظر نہیں آتا تھا، لیکن اس ہذاں موقع پر حضرت
اہوہ! صدیقؑ مشیر بھی آگئے لاٹے اور پڑھ دینے
کی ذمہ داری قبول کر لی۔ حضرت اہوہ! صحابہ میں
سب سے زیادہ بھی بھی تھے، احمدؓ نے حضرت
اہوہ! کی زبانی لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے
فرمایا کہ بتائیج مجھے اہوہ! کے جانے دیا تھا کی اور
کے جانے نہیں دیا۔ یہ سن کر حضرت اہوہ! نے
روتے ہوئے کہا کہ میرا سب مال آپ (ﷺ) کی
کے لئے ہے۔ ان عساکرؓ نے حضرت عائشہ
صدیقۃؓ کی زبانی تحریر کیا ہے کہ اسلام قول کرنے
کے وقت حضرت اہوہ! کے پاس پاٹیں ہزار دینار
تھے جو کہ آپ نے سب کے سب حضور اکرم ﷺ
پر صرف کر دیے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ راہ خدا میں مال فرج
کرو، میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ آج میں
حضرت اہوہ! پر سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں
اپنی انصاف دولت لے آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے دریافت فرمایا کہ اپنے الہ و عیال کے لئے کیا
چھوڑا؟ میں نے عرض کیا کہ اتنا ہی۔ اسی اتنا میں
حضرت اہوہ! اپنا سامان لے کر آئے، حضور
اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اپنے الہ و
عیال کے لئے کتنا چھوڑا؟ تو انہوں نے جواب دیا
کہ میرے اور میرے گرد والوں کے لئے اللہ اور
اس کا رسول ہی کافی ہیں۔

پڑائے کو شیع بمل کو پھول میں
صدیقؑ کے لئے خدا کا رسول میں
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر
میں اہوہ! سے کبھی سبقت نہیں لے سکتا۔ حضرت
سماں یا کویا کہ وجہ کا کنڑوں روم تھا۔ پھر باہم کویا

سے بیعت دیر میں کی تھی کہ ائمیں اس وقت بجکہ
بیعت شروع ہوئی تھی اسی وقت الاطاع کیوں
نہیں دی گئی کہ وہ سب سے پہلے بیعت کرتے۔ اس
کے علاوہ اور بھی وجہات ملتی ہیں مگر کسی بھی وجہ
سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؑ کو بیعت
قول نہ تھی بلکہ حضرت علیؑ کا ظاہری بیعت کرنا
نہایت مستند روایات سے ثابت ہے۔ بھر جب
حضرت ابوہرزاؑ نے خلافت کی بائیک اور سنجال تو
طرح طرح کے فتویں نے سراہمارل بعض نو مسلم
قبائل و صالح القلبؑ کی خبر سن کر مردہ ہو گئے
تھے۔ ان سے نہایت ضروری تھا بعض لوگ جھوٹے
مد کی نبوت میں پہنچتے تھے، جیسے میلہ کذاب، اسود
عینی اور سنجال وغیرہ۔ ان کا بھی قلع قلع ضروری تھا۔
حضرت ابوہرزاؑ نے بھی خلافت اسلامیہ کے منصب
جلیل کا حق ادا کرتے ہوئے جرأۃ مندان اقدامات
کے اور سب فتویں کا تدارک کیا اور مرتدوں سے
ظالماں کا حکم دیا اور لٹکر روانہ فرمائے۔ اسی حوالے
سے ایک اہم مسئلہ حضرت ابوہرزاؑ کے پیش نظر جمیش
اسامہؓ کا تھا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود
روانہ فریما تھا مگر یہ لٹکر حضور اکرمؐ کی عالت
اور وفات کی وجہ سے ایک ہی منزل کا فاصلہ طے
کر کے ابھی تک رکا ہوا تھا اور ابھی تک اس لئے
روانہ نہیں ہو سکا تھا کہ بعض جلیل القدر صحابہؓ اس
کی روائی کی پس و پیش کر رہے تھے کیونکہ بعض باقی
قبائل کی طرف سے مدینہ منورہ پر حملہ کی تیداری کی
اطلاعات مل رہی تھیں اور اکثر صحابہؓ کا خیال
تھا کہ ایسے ہم ساعد حالات میں مجاهدین کی اتنی کثیر
تعداد کی دوڑ را اپنے مقام پر رو ان کرنا خطرے سے
خالی نہ تھا۔ لیکن حضرت ابوہرزاؑ نے اس لٹکر کو رو ان
کر لئے کامیم ارادہ کیا ہوا تھا کیونکہ ان کا خیال تھا
ہافتہ ص ۲۵ پر۔

ہاتھا تو ہم بھر کو نہ آوارہ میرے اسلامی بھائی ہیں۔
صحیح خارجی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبل از
رحلات فرمایا کہ مسجد (نبویؑ) میں کھلے والے تمام
وروادیے ہند کردیئے جائیں۔ سوائے ابوہرزاؑ کے
حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ فرماتے ہیں کہ رسول
الله ﷺ نے اپنی سخت عادات کے زمانے میں فرمایا
کہ ابوہرزاؑ سے جا کر کو کہ وہ نماز پڑھائیں، اس پر
حضرت عائشہؑ صدیقۃؑ نے عرض کیا کہ وہ یہ بت
ریق القلب ہیں اور وہ آپؑ کے مصلی پر
کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ لیکن حضور اکرمؑ نے
وہ مرتبہ پھر بھی ارشاد فرمایا تو حضرت ابوہرزاؑ نے نماز
پڑھائی۔ اس حدیث مبارکہ سے بھی حضرت ابوہرزاؑ
کو ظیفہ ہاتے کا اشارہ ملتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے صالح کے بعد سب سے اہم کام کسی کو
ظیفہ منتخب کرنا تھا۔ ظیفہ کے انتخاب کے لئے
مهاجرین کی طرف سے حضرات عمرؓ اور عبد اللہ بن
رواحؓ اور انصار کے معززین کے درمیان ایک
اتفاقیہ عہد چھپر گئی۔ کتب تاریخ میں اس کی تفصیل
ملتی ہے۔ خیر حضرت ابوہرزاؑ صدیقؓ کو ظیفہ منتخب
کر لیا گیا۔ بعض انصاری حضرات کو اس پر اعتراض
تو ہوا، لیکن وہ احادیث (جن میں حضرت ابوہرزاؑ اور
مهاجرین کی طرف سے ظیفہ ہونے کے احکامات
تھے) کی روشنی میں رفع ہو گیا۔ بعض حضرات کتے
ہیں کہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہ نے بیعت نہیں
کی تھی اور ان کو حضرت ابوہرزاؑ کی خلافت قول نہیں
ہوتی۔ یہ بالکل بے جدایا بات ہے، ہاں تاریخ میں اتنا
ضرور ہے کہ حضرت علیؑ نے بیعت میں دری کی تھی،
لیکن اس کی کمی و جوہات ملتی ہیں ایک تو یہ کہ صالح
النبیؑ کی وجہ سے اپنیں صدمہ تھا۔ تاریخ اسلام
حدائق میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے اس وجہ
میں نے پھر پوچھا کہ ان کے بعد؟ انہوں نے جواب
دیا کہ حضرت عمرؓ اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ
اب آپؑ (حضرت علیؑ) حضرت مہمنؓ کا ہام لیں
گے۔ چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ ان کے بعد آپؑ
انفل ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو مسلمانوں
کا ایک فرد ہوں۔ (تاریخ الفتاوا از امام سید علیؑ)
علامہ ذہبیؑ نے لکھا ہے کہ حضرت علیؑ
سے یہ روایت مستقل آئی ہے کہ (وہ لوگ جو
حضرات شیخین پر سب و ثم کرتے ہیں) پر اشکی
پہنچا کر ہو۔ یہ لوگ ہر سے ہی جاتی ہیں۔ (تاریخ
الفتاوا باب اول)
حضرت کے یہ اگر حضرت ابوہرزاؑ صدیقؓ کی
فضیلت کے بارے میں موجود مواد کو جمع کیا جائے
تو ایک مسلسل باب باندھا جاسکتا ہے۔ آپ کی
فضیلت میں تو قرآن کریم میں آیات موجود ہیں۔
جو مندرجہ ذیل ہیں:
☆ للن الی حامم نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابوہرزاؑ
نے حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا تو آپ کی شان
میں ان سعیکم لشتنی تک نازل ہوئی دوسری
سورہ حجؓ کی آیت (۱۹) کے ترجمہ: ﴿وَكَافُولُهُ
يَهْدِتْ سُنْتَ هُنَّ أَهْلَكُمْ مِّنْ يَرْتَهُونَ﴾۔ اسی
طرح سورہ الحجرات کی آیت (۱۳) کے ترجمہ: ﴿أَتَمْ
مِنْ خَدَاكَ زِيَادَهُ زَرْگُ وَهُنَّ جُنُقٌ هُنَّ بَعْضُ
مُفْرِينَ كَمَنَ نَزَدَ يَكِيْ يَآيَتْ بَعْضُ آپ کی شان کو
ظاہر کرتی ہے۔
حضرت ابوہرزاؑ کی فضیلت میں حدیثیں
بھی دارد ہوئی ہیں۔ شیخین نے رسول اللہ ﷺ کا یہ
ارشاد نقش کیا ہے کہ انہوں نے میرا سب سے
زیادہ ساتھ جس نے دیا اور مجھ پر مال خرچ کیا وہ
ابوہرزاؑ ہیں۔ پروردگار کے سرالگر میں کسی کو دوست

پاکستان کو جو کام مقصود اسلامی نظام

شعبدہ حیات کے افراد اپنے پوت اخلاق کی وجہ سے
اس شبہ میں اپنی صلاحیت و قابلیت سے بکار لائے
کی جائے اس کو خزاں رسیدہ کر دیتے ہیں۔ یہ ایک
لوگوں کی طرف ہے کسی خاص گروہ کو بھی ہٹانے کے
جاءے اخلاق کی گرتی ہوئی دیواروں کو سنبھالنے کی
کوشش کریں۔ کیونکہ جب سیاہ آتا ہے تو وہ
اپنے پرانے کی تفریق نہیں کرتا، سیاہ اندر چاہو تو
ہے وہ سب کو ہمارے چاہتا ہے۔ اس سیاہ پر بعد
باندھنا چاہئے، فوری باندھنا چاہئے اور ہم سب کو
مل کر باندھنا چاہئے، اس سیاہ کو باندھنے کے
لئے ہمارے پاس طاقت ہے لور وہ طاقت ہے اخلاق
نبوی ﷺ کی ویروی۔ جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا
تو دنیا کی حالت اس سے بھی خراب تھی۔ آپ کے
لئے کیا ہے ایک ایک مرض کا علاج کیا اور دیکھتے
ہی دیکھتے حیات اجتماعی کا دسوار ڈھانچہ مضبوط ہیاں دوں
پر استوار ہو گیا لور دنیا میں ایک بے مثل اخلاقی
انقلاب کا باعث ہا اضرورت اس امر کی ہے کہ آج
بھی ہم اپنے اخلاقی انحطاط کا علاج اسی لئے کیا ہے
کریں۔

اے اللہ رب العزت! ہم اخلاقی زوال کی جس دلدل میں پھنس گئے ہیں، اس سے ہمیں انکال ہم اس رسول ﷺ کے ہام لبادا ہیں جس نے ہمیں اخوت و اخداد کا سبق دیا۔ مگر ہم نے تمیری رہی کو چھوڑ دیا اور شیرازہ ملت کو پاروپارہ کر دیا۔ ہمارے ہاتھوں میں اتنی طاقت عطا فرمائ کر ہم جبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں اور ایک جان ہو کر قبر جہاں کے لئے انہی کھڑے ہوں۔ اے اللہ جبل شانہ ہماری دعا تعالیٰ فرم۔ (آمن ثم آمين)

تندیزندگی کے ہر شعبہ میں دوسری قوموں کے
فعال کو نمونہ بنا لیا۔ تہذیب و تمدن میں غیر اسلامی
ملاک کی بے ہودہ چال چلن اپنائی اور یورپ کے
علامین گے۔

پاکستان اسلام کے ہم پر عالم وجود میں
لیا تھا یہ ملک مدد و شہود پر اس لئے ہی جلوہ گر ہوا
تھا۔ ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ پاکستان
سلام سے عبارت ہے اور اس کے بغیر اس کا وجود و
حیات ممکن نہیں ہے۔ ما پی کے تجربات ہمارے
ہمانے ہیں کہ کس طرح اسلام دشمن عاصم

میں دھوکہ دیتے رہے۔ اسلام ایک مکمل ضابط حیات ہے اور یہ وہ دین ہے کہ جس نے تمام اقوام عالم کو اپنی روشنی سے منور کیا ہے اور تمام ہماریوں کو اجلا خٹا ہے۔ ہم اس دینِ مشن کے حال اور ہمدرد ہیں۔ مگر کیا اس سے بڑی فحفلت بھی کوئی ہو سکتی ہے کہ ہمیں اس مقام کا احساس نہ رہے۔

یکی دو ہزاری گر اتھی ہے؛ جس نے قبیر
ملک کے ستونوں کو ختم کر دیا ہے اور ملت کے
خلاق کی جس صورت پر میں نے روشنی ڈالی ہے
اس کا مقصد کسی خاص گروہ، کسی خاص جماعت، کسی
خاص طبقے پر تحیید ہرگز نہیں ہے۔ ایک آزاد ملک
کے شہری کی حیثیت سے اس کے سباد و سفید میں ہم
بہ شامیں۔ خرانی چاہے کسی بھی شبے میں ہو
اس کی اخلاقی انحطاط میں ہے۔

سیاست ہو کر میہمت، معاشرت ہو
کہ تجارت، صنعت ہو یا علمی، کالا جمال بھی پیدا
ہو رہا ہے اور جس حد تک ہو رہا ہے اس کی وجہ
خلاق کا فقدان ہے، جب افراد کے اخلاق میں
مزدوری آئے تو زندگی کا ہر شعبہ معاشرہ ہوتا ہے۔ ہر

اسلام کے دامن لندس پر اس سے
بلاجہ کر کوئی بد نمادگی اور دھمکی نہیں ہو سکتا کہ
آج انسانی حریت اور ملکی فلاح کا سبق مسلمان
دوسرا قوموں سے تھا۔ عقیدہ مسلم یہ ہے کہ
جس طرح خالق کائنات اپنی ذات و صفات میں
وحدة لا شریک ہے اُو کوئی حصتی یا جو دو اس میں شریک
نہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم اپنی جامعیت اور کمال
میں وحدہ لا شریک ہے اور با اکل اسی طرح اس کے
لائے والا رسول ﷺ کمال انسانیت پر اصلاح میں
وحدة لا شریک ہے۔

اس نے ضروری ہے کہ جو امت اس
خدائے واحد اس قرآن واحد اور اس رسول ﷺ
واحد کے دامن قائم سے والائی ہو وہ بھی اپنے اندر
نیان و حدت کی حاصل ہو۔ اس کے اعمال و اخلاق
غفلہ اندر از عالم ہو۔ زندگی کے ہر حسن و جہال میں
اس کے خدو خال مرقع عالم کے لئے نمونہ میں
﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كُمْ أَمَةً وَسَطَاءً﴾ کے
یہی معنی ہیں اور اس نے مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا
حقاً کہ :

مسلمانوں اگر تم اپنے خوف اپنے اندر پیدا کر کے
تھیں مگر جاؤ گے تو وہ تمہارے لئے دنیا میں ایک
خاس امتیاز اور خصوصیت پیدا کرے گا۔

جس قوم کو اس صدائے الی نے
خاتمہ ملایا ہو۔ اس کے لئے اس سے بلاہ کر لوار کیا
بدبختی ہو سکتی ہے کہ وہ زندگی کی ہر شانخ میں
غیروں کے لئے نمودنی کی چائے فرواد و سر دل کو
پہنچ لے۔ وکیبہ مانے کی ظہی کرے کیا یہ حقیقت
میں ہے کہ پاکستان میں ہم نے تعلیم، محبت، اخلاق،
عماڑت، سیاست، سیاست یہاں تک کہ تمذیب و

معلوم ہلت کرنے کے لئے ہے پر جوش انداز میں دلائل کے ابہا لگاتا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر کو معلوم نہیں کہ وہ اپنے تھاموں سے اپنے ایمان کا گاہک ہوتا ہے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے آشنا نہیں کہ وہ جمالت کی تکوار سے اپنی رینی غیرت کے گلے کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تپارہ ہے ہیں اور اللہ کی آتشِ انعام کو دعوت دے رہے ہیں۔

لیکن آج کے مسلمان! آج قادیانیوں کی یادگار میں مگر ابہا السلام تیراہنڈ بخ رہا ہے۔ تجھے مد کے لئے صد اسے رہا ہے، تجھے سے سوال کر رہا ہے کہ میرے چاہئے والے توکٹ مر اکرتے تھے لیکن میری حرمت پر آج ہمیں آئے دیتے تھے۔ تم کس قسم کے مسلمان ہو کہ آج جھوٹی نبوت نے میرے جسد پر زہر لیتے تیراہنڈ کی بارش کر رکھی ہے اور تم خاموش تماشائی نے پہنچ ہو، تمہاری غیرت کمال گئی؟ تمہاری شجاعت کماں گئی؟ نبی اکرم ﷺ سے تمہارا عشق و دفقار ارشاد کمال گیا؟

اے مسلمان! اب بہت سو چکا اب بیدار ہو جا، بہت لٹ چکا اب ہو شیار ہو جا اور نبی ﷺ کے دشمنوں سے، سر پھکاہ ہو جا۔ اپنے اسلاف کی تائید و روایات کو پھر زندہ کر جہاد کا جنڈا لہرا کر انہوں نہ شہادت کا جذبے لے کر انہوں طوفان کی صورت چل سیاہ کی صورت ہل اور قادیانیت کے شجرِ ذیش کو بھالے جا اور کستاخان ر رسول ﷺ کی جماعت قادیانیت کے خلاف افادات کا اعلان اپنی گر جہاد آواز سے کرتا ہل کر۔

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ اصریں بعداز رسول ہائی کوئی نبی نہیں

ہمسُمماں کی پیدائش وقت کی اہم ضرورت

ملک محمد و سیم علڈاؤ آدم

ہماری بہ احتی کہ قادیانی مرتد زندگی، گستاخ رسول ﷺ نباعی فتح نبوت، بخراں تحریف قرآن و حدیث، خداران ملت دوین، آلہ کاران یہود و نصاریٰ ہونے کے باوجود خدا کی دھرتی پر بڑی بیش و عشرت اور کوفر کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنی دجالی صورتیں اور منہوس وجود لئے اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف تحریکیں کارروائیاں اپنی پوری توکانیوں کے ساتھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس کہ آج اور طائفہ مرتدین ہے دشمن ہونا تھا وہ گروہ زندگیوں میں تخت دار پر جھولنا تھا اور جس کا بندہ بند کانا جانا تھا، خداران فتح نبوت کی وہ جماعت ہے خاک و خون میں ترپنا تھا، افسوس کہ آج ہمارے معاشرے کا درواں دواں حصہ ہے اور اپنے آقاوں کی طیبی ہوئی دولت اور عطا کردی کلیدہ عدوں سے معاشرے میں ایک طاقتور مقام حاصل کر پکے ہیں اور وہ مسلم اسلامی استحباب کرنے کے جرم میں اگر کوئی قادیانی پڑا گیا ہے تو عدوں میں مسلم و کل دلت قاتل کے چند روپوں کے عوض اس مجرم اسلام کو میں کوئی فرق نہیں۔ جب اپنے معاشرے پر

ستر ہویں سالانہ کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) صدیق آباد میں منظور ہونے والی قرارداد میں

اور عالمی ضمیر سے مطالبہ کرتا ہے مختلف خطلوں اور علاقوں میں مسلم شپاپیسی اقتیار کرنے والے ممالک کو انسانی حقوق کے حوالہ سے روکنے کے اقدامات کئے جائیں۔

7۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خود مختاری آزادی اور قوی و قار کا تقاضا یہ ہے کہ ملکی دفاع اقتصادی استحکام اور ایشی ترقی کے لئے دباو کے باوجود سی اٹی بی اٹی پر دستخط نہ کئے جائیں۔

8۔ یہ اجتماع افغانستان اور سوڈان میں پھیکے گئے امریکی کروز میزاںکوں کی ناپاک کارروائی کی شدید نہ مدت کرتا ہے۔ پاکستان کے فضائی راستے سے مجاہدین جہاد کے ملکانوں پر بزرگانہ امریکی جملہ کے خلاف نفرت کا انتہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی حکومت کو متنبہ کیا جائے کہ وہ آئندہ پاکستان کے راستوں سے کسی بھی کارروائی سے گریز کرے۔

9۔ یہ اجتماع افغانستان میں طالبان کی حکومت کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہوئے ان سے اوجیل کرتا ہے کہ وہ اسلامی شرعی ریاست کے قیام کے لئے منظم نظام حکومت وضع کرے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی سازش کو ناکام بنانے کے لئے ایران، افغان کشیدگی اور سرحدوں پر جنگی صور تھال کو کثروں کرنے کے لئے اپنا اثر و سوچ استعمال کرے۔ یہ اجتماع ربانی بھارت گنج جوڑ کی نہ مدت کرتا ہے۔

10۔ یہ اجتماع یمنیا کی حکومت کو مبارک باد

کی شرعی سزا کے نفاذ کا بھی اعلان کیا جائے۔

3۔ یہ اجتماع بھارتی ایشی دھماکوں کے جواب میں کئے گئے پاکستان کے چھ ایشی دھماکوں پر مسٹر الجبلہ کا انتہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ اجتماع محسن پاکستان اور پسپوت اسلام ڈاکٹر عبد القدری خان کی فقید الشال خدمات، تاریخ ساز کارناموں، جذبہ حب الوطنی، ہمیں جدوجہد پر انہیں زبردست خراج حسین پیش کرتا ہے۔

4۔ یہ اجتماع مختلف اسلامی ممالک خاص طور پر عراق، سوڈان، الجبراہر، اور لیبیا پر امریکہ اور اس کے حواری ممالک کی بے جا مداخلت اور اقتصادی و معماشی پابندیاں عائد کرنے کی پر زور نہ مدت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سلامتی کو نسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان ممالک پر روا رسمی گئی پابندیوں کو بند کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔

5۔ یہ اجتماع عالم اسلام کے ہر دل عزیز رہنا اسماء بن لاون کی پر زور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ ان کے خلاف امریکہ کی مذموم پالیسی کی شدید نہ مدت کرتا ہے۔ یہ اجتماع امریکی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر اسماء بن لاون کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو پورے عالم اسلام میں امریکہ کے خلاف تحریک چلانی جائے گی۔

6۔ یہ اجتماع یونیسا، جیپنیا، برمیا، کوسوو، مورو، قبائل (فلپائن)، فلسطین اور بالخصوص شمیر میں مسلمان مجاہدین کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سلامتی کو نسل

1۔ یہ اجتماع قاریانی قش کے اصحاب کے ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندر ورن وہیوں ملک سرگرمیوں کو حسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام دینی، سیاسی جماعتوں کے کارکنوں اور قائدین سے استدعا کرتا ہے کہ وہ سیاسی وابستگیوں اور ذاتی مقادرات سے بالاتر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، قادیانیت کی پیغام کنی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھجوپور معاوحت فرمائیں اور شیخ الشالخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد میں حصہ لیں۔

2۔ یہ اجتماع ماضی کے مختلف شریعت میں کو نظر انداز کرنے اور اسلامی نظریاتی کو نسل کی سفارشات کو بالائی پاس کرنے کے باوجود قوی اسلامی میں شریعت میں منظور کے جانے پر نواز شریف حکومت کو مبارک پیش کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے عملی نفاذ کے لئے حکومت کے دائرة اقتیار میں مکمل اقدامات کا۔ فی الفور اعلان کیا جائے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت سو دس سے متعلق و قاتل شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف پریم کورٹ میں دائر کی گئی اوجیل واپس لے، اوار کی بجائے بعد کی تعطیل بحال کرے۔ نیز وزیر اور مشیر خواتین کی چھٹی کرے تاکہ نفاذ شریعت سے متعلق حکومت کا اعتدال عوام میں قائم ہو سکے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ارتداد

رسالت سے متعلق قانون واپس لینے کے مسلسل مطالبہ کو پاکستان کے معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے، یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ اور دیگر ممالک کو خبردار کیا جائے کہ وہ ہمارے دینی معاملات میں بے جامدافت سے باز رہیں۔

17۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی داروں کی وابستہ کے ضمن میں دیئے گئے قادریانی جماعت کے ادارے تعلیم الاسلام کالج رویہ اُنی آئی ہالی سکول رویہ اور دیگر تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ واپسی لے کر یہ ادارے سرکاری تحویل میں دے دیئے جائیں یا تعلیمی ادارے چلانے والی مختلف مسلم انجمنوں کو دے جائیں۔

18۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شریعت مل کی منظوری کے بعد میلی ویژن پر خاندانی منصوبہ بندی کے اخلاق باختہ نامناسب اور غیر اسلامی اشتہارات کا سلسلہ بند کیا جائے اور ملکی اخبارات کو پابند کیا جائے کہ وہ فلمی ایڈیشنوں اور رنگیں عربی فلش تصاویر شائع نہ کس۔

19۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ رویہ نام سرکاری طور پر تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے اور دریائے چناب پر تعمیر ہونے والے نئے پل کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام سے منسوب کیا جائے۔

20۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری قندھار کے خود ساختہ کو مراد کے لفظی رج پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز ذکریوں کو ان کے مخصوص خود ساختہ عقائد کی ہاپر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

21۔ یہ اجتماع حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا

مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مکہ و مدینہ میں پہنچ کر حرمین شریف کا تقدس پماں نہ کر سکیں۔ قادریانوں کی شاخوت اس لئے بھی ضروری ہے، چونکہ سعودی حکومت نے غیر مسلم قادریانوں کا داخلہ اپنے ہاں منوع قرار دے رکھا ہے۔

14۔ یہ اجتماع انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں کی طرف سے پاکستان میں لئے والی اقلیتوں اور بالخصوص قادریانی اقلیت پر ڈھانے جانے والے مظالم کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مخصوص زیریموں قائم کیا جائے، جو غیر جاہنوارانہ تحقیقات کر کے حقیقی رپورٹ تیار کرے۔ یہ رپورٹ سرکاری طور پر ان تمام ممالک میں سمجھی جائے جہاں قادریانی مختلف چیزوں، بہانوں اور جھوٹے الزامات کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

15۔ قادریانی جماعت نے قوی و صوبائی اسیبلی میں مخصوص اقلیتی نشتوں کے انتخاب کے لئے بازیکاث کر رکھا ہے، انتخابات کے موقع پر بعض قوی اخبارات میں اشارہ کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اقلیت تعلیم نہیں کرتے اور یہ کہ ایسے انتخاب میں حصہ لینا ان کے عقائد اور ضمیر کے خلاف ہے، شریعت کورٹ و پیرم کورٹ کے فیصلوں کو تعلیم نہ کرنا، آئین و قانون کی اس کھلی بغاوت کی جگارت پر قادریانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام فنڈز بحق سرکاری ضبط کے جائیں۔

16۔ یہ اجلس امریکہ کی جانب سے قادریانوں سے متعلق تراجم اور توہین اضافہ کیا جائے، علاوہ ازیں شاختی میں مسلمان، قادریانی ایسے، یہودی، ہندو، کی تصریح کی جائے، تاکہ قادریانی دنیا بھر میں

پیش کرتا ہے جس نے قادریانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اور ان کے فنڈز بھی ضبط کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دا ہے، یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ افریقی ممالک کے مسلمانوں کو فنڈ قادریانیت سے بچانے کے لئے 74 کے قوی اسیبلی کے تدریج ساز فیصلے کے علاوہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے یادگار فیصلوں کا ریکارڈ فراہم کیا جائے۔ تاکہ افریقی مسلمان قادریانی مذہب کے عقائد اور اس کی حقیقت و اصلیت سے باخبر ہو سکیں۔

11۔ یہ اجتماع کلیدی عمدوں پر فائز قادریانی افسروں کی تعینات پر تشویش کا اطمینان کرتا ہے، یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاک مسلح افواج سے قادریانی افسروں کو نکالا جائے کیونکہ وہ اپنے الہامی عقیدے کے مطابق جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔

12۔ یہ اجتماع حقوق انسانی کی مختلف تنظیموں کی طرف سے پاکستان میں لئے والی اقلیتوں اور بالخصوص قادریانوں پر ڈھانے جانے والے مظالم کے بے بنیاد الزامات کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مخصوص زیریموں قائم کیا جائے، جو غیر جاہنوارانہ رپورٹ تیار کرے یہ رپورٹ ان تمام ممالک کی حکومتوں کو سمجھی جائے، جہاں قادریانی مختلف چیزوں، بہانوں اور جھوٹے الزامات کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

13۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادریانوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز قائم رکھنے کے لئے شاختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے، علاوہ ازیں شاختی میں مسلمان، قادریانی ایسے، یہودی، ہندو، کی تصریح کی جائے، تاکہ قادریانی دنیا بھر میں

حیب الرحمن صدیقی کی شادیت اور دیگر افراد کی بلاکت پر گردے دکھ اور افسوس کا انعام کرتا ہے۔

21۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ معروف عالم دوڑ، سولانا چاٹی مظہر حسین، علامہ علی شیر حیدری، سولانا اعلیٰ طارق اور دیگر بزرگوں کو فی الفور رہا آئیا ہے۔

ہونے پر سریگیت کے حصول پر رشتہ طلب کی جاتی ہے، قطبیں چکائے جائے، نشو کی منظوری اور تکمیل قبیر کے پابند پلاٹ کینسل کے جاتے ہیں۔ یہ اجتماع ذیع اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ متفاقہ ملکہ کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ 22۔ یہ اجتماع دہشت گردی، تجزیب کاری کے نتیجے میں مولانا شیعیب نعیم، مولانا

ہے کہ چک نمبرہ نوکوت ٹنکے میرپور میں قاریانوں کی طرف سے مسلمانوں کی مسجد گرانے پر شدید غم و غصہ کا انعام کرتا ہے اور سنده حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قند اور شر پھیلا کر لا ایڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے والے قاریانوں اور انہیں اشیر باد دینے والے پولیس افسروں کے خلاف تاریخی کارروائی کی جائے۔

22۔ ریوہ شہر میں قاریانوں نے ناجائز تجاوزات کے ذریعہ اندر گردی چا رکھی ہے۔ کمیٹی کے گرایی پلانوں پر انہی حادثہ تحریکات جاری ہیں۔ جبکہ پورے ملک میں ناجائز تجاوزات فتح کے جاری ہیں۔ مسلم کالوں ریوہ میں پلانوں پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں۔ ملک نے چپ سادھہ رکھی ہے۔ ملک الائیوں کو بھک کر رہا ہے، مکان کی تعمیر تکمیل

بیبار کارپٹس

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ شر کارپٹ ☆ ویس کارپٹ ☆ او لمپیا کارپٹ



مسجد کے لئے خاص رعایت

Phone : 6646888-6647655

Fax : 092-21-55671503

۳۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس
بلک جی برکات حیدری نار تھنا ظم آباد

مولانا غلام مصطفیٰ فاروقی

تو حید و سنت کا نفر نہیں، فرم بوت ملکانہ کا نفر نہیں،

سیرت النبی ﷺ کا نفر نہیں، عترت صحابہ

کا نفر نہیں وہ بگر عنوانات پر رکھوائے۔ خود بھی

پروگرام میں مہماں خصوصی کی حیثیت سے پڑے

بڑے بڑے اجتماعات جلوسوں اور پروگراموں سے

بہت ہی تاریخی اور مدلل بیان کرتے اور یہ

حقیقت میں بزرگان دین علماء دیوبند کے ساتھ

زندگی بھر صحبت اور عقیدت کا نتیجہ تھا، ورنہ

مرحوم کوئی عالم دین نہ تھے۔ خطاب اور بیان کے

لئے صحبت کے ساتھ علمائی کیمیں سنتے اور کتب

کا مطالعہ کرتے خصوصاً علامہ دوست محمد قریشی،

مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد ہاشم خنجری کے

خطبات کا ثوب مطالعہ کرتے، قرآنی آیات،

اداہیت اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں

ثوب مدلل بیان کرتے تو حید و سنت عقیدت ختم

بیوت عترت صحابہ پر ثوب موتی بھرتے۔

قادیانیوں اور ذکریوں کی گمراہیوں کو حوالہ جات

کی روشنی میں ثابت کر کے رد کرنے خصوصاً

قادیانیوں اور ذکریوں کے انحریف عقائد اور ان

کے ارتداد کو واضح کرتے ان کا بیان مدلل ہونے

کے ساتھ ساتھ انتہائی پر جوش ہوتا۔ سامنے

ثوب مکمل ہوتے حافظ اللہ یہ حضرت مولانا

عبداللہ در خواستی خود اپنے سامنے ہے ہے ہے

اجتماعات میں ان کو بیان کے لئے کہتے بیان کے

آخر میں بھیشہ یہ ضرور کرتے کہ وقت قلیل ہے

موضوع طویل ہے جو مانے وہ عزیز ہے جو مانے

وہ ذلیل ہے۔ اور صحابہ کا دشمن ذلیل ہے۔

مرحوم کا انداز بیان حضرت عبداللہ در خواستی

کی طرز پر تھا۔ مرحوم حاجی صاحب کا عقیدہ

(پافتھ صد پر)

آه! حاجی محمد لعقوب ہیان المعرف خلیف پاکستان

بزرگ اکابرین کی خدمات کا موقع ثوب حاصل کیا جن میں سرفراست خلیف پاکستان علامہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ خارجی، شیخ انصاری حضرت مولانا احمد علی لاہوری، امام انقلاب حضرت مولانا نعیم غوث ہزاروی، حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ در خواستی، علامہ دوست محمد قریشی، شیخ القرآن حضرت مولانا نعیم حسن خان، حضرت مولانا حنفی محدث کے مطابق اور ان کے شب و روز اعلانیہ کعبۃ الحق کی سرباندی میں بسر ہوں اللہ تعالیٰ پر ایک مسلمان کے ایسے پانت ایمانی جذبات ہادے آئیں۔ ایسے خوش قسمت لوگوں میں مبلغ اسلام علامہ حاجی محمد لعقوب ہریانی المعروف خلیف پاکستان بھی تھے۔ جس کا لذت مشترک ہوا اگست ۱۹۹۸ء کے آخر میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم حاجی محمد لعقوب ہریانی کے ساتھ میری ۱۹۷۸ء سے لے کر آخر دفت تک رفاقت رہی ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۲ء تک اکثر تعداد بہادر کے بیانات میرے یہاں فقیری مسجد گارڈن ویسٹ کراچی آتے اور مخصوص انداز میں مدلل بیان کرتے ہوئے موتی بھی بھرتے اور بھی بکھار شر کراچی کی دوسری مساجد میں بعد کے بیانات انہی حضرات سے ربط کر کے حاجی صاحب مرحوم جاکر بیان کر کے آتے حاجی محمد لعقوب ہریانی خود عالم دین تو نہیں تھے ہاں البتہ ہے ہے عالم کرام و مثالی عظام کی محبت میں رہے اور ان کی طرز پر تھا۔ مرحوم حاجی صاحب کا عقیدہ

شر کراچی میں کامل گلی بیمادر میں بھیشہ ان اکابرین علماء کے پروگرام مختلف عنوانات کی طرز پر تھا۔ مرحوم حاجی صاحب کا عقیدہ

تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت خواجہ خان محمد کے اعزاز میں بحث کے بعد یہاں گئی ہے بلدیہ میں ایک استقبالیہ (دیا گیا) جس میں مرکزی اور صوبائی رہنماؤں کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں علماء کرام، طلباء اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور طلباء نے شرکت کی اس موقع پر ہب امیر اول مولانا عبدالواحد مرکزی شوریٰ کے رکن قاری الالہ الحنفی اور مرکزی رہنماؤں اتنا اللہ وسیا نے خطاب کیا اور قادریانیت کے موضوع پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قادریانی اپنی موت آپ مرد ہے ہیں اور آج چیزیں توکل قادریانیت کا پاکستان سے مکمل خاتمه ہو جائے گا اور پھر یہ اپنے مغلیقِ انجام کو پہنچ جائے گا انہوں نے کہا کہ یہ خواب بھی پورا ہیں ہو گا بلکہ پاکستان میں ان کا ایک ہی جماعت خانہ تھا جو قانونی طریقے سے آج بھی سلیل ہے اور وہ سر عام اپنی تکلیف ہیں کہ استقبالیہ کے اختتام پر مرکزی امیر حضرت خواجہ خواجہ گان خان محمد علی ہے دعا کرائی۔

قادیریوں کو آئین کا پاہدہ بنایا جائے،

کوئی میں علماء کرام کا خطاب

کوئی (سید ریحان زیب) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا کوئی آمد کے بعد شرکی مختلف مسجدوں میں بحث کے اجتماعات سے خطاب کا پروگرام بھی بنایا گیا تھا۔ چنانچہ جامع مسجد مرکزی میں مولانا ذاکر خالد محمود سو مرد جامع مسجد قدھاری میں مولانا اللہ وسیا جامع مسجد گول میں مولانا شفیق الرحمن درخواستی جامع مسجد عمر میں مولانا جمال اللہ احمدی اور جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا مفتی حفظۃ الرحمن رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت مغربی ممالک



عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کوئی سرگرمیاں

دو دن دور ہیں کہ جب پاکستان سے قادریانیت کا مکمل تحفظ ختم نبوت بلوجہستان کے ذریعہ اعتماد ہوا۔ مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے کہا کہ جنتی مسجد مرکزی میں بروز ہفت بعد نماز غمہر ایک عظیم الشان («ختم نبوت کا نفرنس») منعقد ہوئی۔ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کوئی میں (تحفظ نہ موں رسالت کا نفرنس) میں شرکت کے بعد ہفت کے بعد کافر یا دوسرے ایک بھی نماز کے بعد کافر نفرنس کا آغاز ہو گے۔ تقریباً دوسرے ایک بھی نماز کے بعد کافر نفرنس کا آغاز ہو گا۔ مبلغ مولانا جمال اللہ احمدی اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ کافر نفرنس میں متعدد قراردادوں میں مظہور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے۔ آخر میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا پر کافر نفرنس اختتام کیا گئی۔ انہوں نے کہا کہ آج پاکستان کے کوئے کوئے میں توہین رسالت علیہ السلام ہو رہی ہے۔ قرآن کو شہید کیا جا رہا ہے (یاد رہے کہ صوبہ بلوجہستان کے مختلف علاقوں میں سال روائی کے دوران تقریباً چار مقامات پر قرآن کی بے حرمتی کے واقعات پیش آئے) انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا میں سب سے زیادہ توجہ مسجد علیہ السلام کی ہے۔ شاید ختم نبوت مولانا اللہ وسیا نے خطاب کرتے ہوئے کہ قادریانی اسلام اور پاکستان دونوں کے دشمن ہے وہ نہیں پاہتے کہ اسلام کا بول بالا ہو بلکہ ان الفاظ

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سے مولانا خواجہ خان محمد کے اعزاز میں استقبالیہ مرکزی صوبائی رہنماؤں، علماء کرام اور طلباء کی بڑی تعداد نے استقبالیہ میں

شرکت کی

کوئی (نمائندہ خصوصی) عالیٰ مجلس

تحفظ ختم نبوت پاکستان، مولانا فدا الرحمن در خواستی مرکزی مبلغ ختم نبوت پاکستان مولانا اللہ و سالیمان شاہین ختم نبوت پاکستان، مولانا عبد الواحد حب امیر ختم نبوت بلوچستان اور مولانا اللہ داوا خیر خواہ صوبائی وزیر بلوچستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طالبان افغانستان میں شریعت کے مطابق جہاد کر رہے ہیں اور ان عازیوں نے افغانستان میں گھنی شریعت ہند کی ہوئی ہے، انہوں نے پاکستانی حکومت سے اپنی کردہ بھی پاکستان میں طالبان کی طرز پر اسلامی نظام ہند کریں کا نظر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ہب امیر مولانا عبد الواحد جمیعت علماء اسلام کے صوبائی امیر اور قوی اسلیل کے رکن مولانا محمد خان شیرانی جمیعت علماء اسلام کے صوبائی رہنماء اور صوبائی وزیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے نماز جامع مسجد قدھاری میں پڑھائی۔

قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے بر طرف کیا جائے، ٹوب میں علماء کرام کا خطاب

ٹوب (سید ریحان زیب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر انتظام ٹوب میں جامع مسجد مرکزی میں بروز اتوار بعد نماز عصر ایک عظیم الشان (ختم نبوت کا نظریہ) پر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ لے فرمائی۔ کا نظر سے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، کا نظر سے خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ و سالیمان نے کہا کہ ہر جنہ کے بارے میں زی احتیاط کی جاسکتی ہے بلکن توہین رسالت میں زی احتیاط کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت آئے تو ان قانون توہین رسالت ختم کرنے کے درپے ہے بلکن ہم ہر وہ ہاتھ کاٹ دیں گے جو اس قانون کی طرف ہو ہے گا۔ کا نظر سے ٹوب میں ختم نبوت کا نظر سے ہب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی کا نظر سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کہا کہ ملی و ارث مولانا قیض الرحمن در خواستی نے کہا کہ

طالبان افغانستان میں عین شریعت کے مطابق جہاد کر رہے ہیں اور ان عازیوں نے افغانستان میں گھنی شریعت ہند کی ہوئی ہے، انہوں نے پاکستانی حکومت سے اپنی کردہ بھی پاکستان میں طالبان کی طرز پر اسلامی نظام ہند کریں کا نظر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ہب امیر مولانا عبد الواحد جمیعت علماء اسلام کے صوبائی امیر اور قوی اسلیل کے رکن مولانا محمد خان شیرانی جمیعت علماء اسلام کے صوبائی رہنماء اور صوبائی وزیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے نماز جامع مسجد قدھاری میں پڑھائی۔

قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے بر طرف کیا جائے، ٹوب میں علماء کرام کا خطاب

ٹوب (سید ریحان زیب) عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر انتظام ٹوب میں جامع مسجد مرکزی میں بروز اتوار بعد نماز عصر ایک عظیم الشان (ختم نبوت کا نظریہ) پر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ لے فرمائی۔ کا نظر سے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، کا نظر سے خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ و سالیمان نے کہا کہ ہر جنہ کے بارے میں زی احتیاط کی جاسکتی ہے بلکن توہین رسالت میں زی احتیاط کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت آئے تو ان قانون توہین رسالت ختم کرنے کے درپے ہے بلکن ہم ہر وہ ہاتھ کاٹ دیں گے جو اس قانون کی طرف ہو ہے گا۔ کا نظر سے ٹوب میں ختم نبوت کا نظر سے ہب امیر عالمی مجلس



کے ان حوالوں سے بڑی پریشانی ہوئی، اس نے اعلان کروایا کہ اس کے لباس کے یہ حوالے منسوج ہیں اور ان سے جب تک پڑنا مطلوب ہے، چنانچہ مرزا محمود اپنی کتاب "حقیقتہ النبوة" میں 'جو خالص اسی موضوع پر لکھی گئی ہے' طویل بحث

باقیہ: صدیق اکبر

کر جس انٹرکر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روانہ فرمایا ہے اسے کسی حال میں فیضیں روکنا پا ہے۔ چنانچہ مستند روایات میں مرقوم ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ "اگر میں نہ یہ میں اکیارہ جاؤں اور جمل کوئے میرا گوشت نوچ ڈالیں جب بھی میں اس انٹرکر کو نہ روکوں گا جس کی روائی کا حکم حضور اکرم ﷺ دے گئے ہیں۔" یہ چنانچہ وہ انٹرکر فوراً روانہ ہوا اور کامیاب و کامران لوٹا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے تین روم شام اور عراق وغیرہ کی جنگوں کا بلا تکلف حکم دیا۔ جس کی کچھ تفصیل یہ ہے:

۵۰۱۲ء میں حضرت علیک الحضرتیؑ کی سرکردگی میں ایک دست بترین کے مرتدوں سے قفال کے لئے روانہ کیا۔

حضرت عکرمؑ کو اہل عمان سے جماد کے لئے بھجدا

حضرت خالد بن ولیدؑ نے خلیفہ رسول ﷺ کی حیثیت سے قیادا کیا۔

اس کے بعد حضرت عمرو بن عاصیؑ کی سرکردگی میں شام کی طرف ایک انٹرکر روانہ کیا۔ تقریباً ہر مرکز میں مسلمانوں کو قیاد و نصرت خداوندی نصیب ہوئی۔

ذیں آتا ہیکن ایک میسانی کا خون نظر آتا ہے، سید ریحان زیب نے کہا کہ اگر اس قانون میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تو شدید مراجحت کی جائے گی۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اچل کی کہ وہ عالمی مجلس تحفظ فتح نبوت کے پلیٹ فارم سے اس قانون کے تحفظ کے لئے لفٹن سر پر باندھ کر میدان میں آئیں۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت قانون میں کسی حکم کی ترمیم نہ کی جائے، بعد کی چھٹی حالت اور اتوار کی چھٹی منسوج کی جائے۔ قادیانیوں کو اعلیٰ حکوموں سے در طرف کیا جائے، مولانا عظیم طارق، مولانا علی شیر چیری سمیت ملک کے تمام ایسر علام کو فی الفور رہا کیا جائے اور پاکستان میں بھی جلد طالبان کے طرز پر اسلامی حکومت نافذ کی جائے۔

باقیہ: سازش و غاوت

سے مقابلہ کریں اور دنیا میں جہاں کہیں اس باطل نوے کا وجود نظر آئے اس کا قلع قلع کرنے کے لئے کرہتے ہو جائیں۔

الفرض ۷: یہ نیوں کی تحریک پر اس وقت امت مسلم کا انتقال ہے اور اس کا تعقیل صرف پاکستان ہی سے نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر خلیٰ میں رہنے والے مسلمان، قادیانیوں سے بیزاری کا انتمار کرتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی شعائر اسکمال کرنے سے باز آ جائیں۔

باقیہ س: مرزا غلام احمد

فرزند اکبر مرزا محمود احمد بڑی شدود میں اپنے ابا کی نبوت کا قائل تھا اور اس کی نبوت کے مکروں کو کافر قرار دیا تھا، اس کو مرزا غلام احمد

توہین رسالت قانون میں ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی

مسلمان کسی بھی صورت میں توہین محمد ﷺ

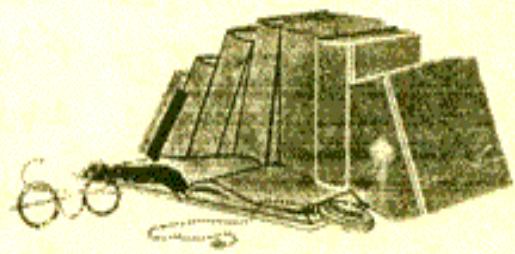
برداشت نہیں کر سکتے، اجتماع سے خطاب کوئی (پر) عالمی مجلس تحفظ فتح

نبوت بلوچستان کے رہنماء سید ریحان زیب نے کہا کہ ملک کے کوئے کوئے میں توہین رسالت ہو رہی ہیکن حکومت کے کاٹوں پر جوں تک نہیں ریکھتی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان چاہے جتنے بھی بڑے ہوں مگر وہ کسی بھی صورت میں توہین رسالت مصطفیٰ ﷺ برداشت نہیں کر سکتے وہ گزشتہ روز جامع مسجد ایسم اللہ میں عالمی مجلس تحفظ فتح نبوت کے زیر اعتمام ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے، جس میں سیکھوں افراد نے شرکت کی، سید ریحان زیب نے کہا کہ پاکستان جو کہ اسلام کے نام پر ہے تھا، لیکن افسوس کہ ۱۵ سال گزرنے کے باوجود اسلام نافذ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ۱۹۵۲ء میں فتح نبوت کی تحریک پڑی تو دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ صرف اور صرف اسی جرم میں کہ ان کا مطالبہ تھا کہ پاکستان میں توہین رسالت کے مرکب افراد کے لئے سزا موت کا قانون ہاتا جائے، ہم مسلم لیگی حکومت سے سوال کہ چاہیے ہیں کہ ۱۹۵۲ء میں بھی تمدیدی حکومت حقی ہیکن تمیں دس ہزار مسلمانوں کا خون نظر نہیں آیا اور توہین رسالت کا قانون نافذ نہیں کیا اور آج ۱۹۹۸ء میں بھی تمدیدی حکومت لیگیں ایک میسانی جاری جس پر جو زفاف نے خود کشی کی کہ ایک میسانی جاری جس پر جو زفاف نے خود کشی کی کہ جسیں اس کا خون نظر آیا اور تم توہین رسالت قانون میں ترمیم کے لئے تیار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو دس ہزار شہیدوں کا خون نظر

قیمت: درج نہیں

ہٹر: مکتبہ طبیہ مصلح جامدہ، ہوریہ سانٹ کراچی
نمبر ۱۶

بُشِّرَةُ كُبْرٍ



قرآن مجید آسمان سے باز ہونے والی

آخری کتاب ہے اس لئے کہ یہ اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ پر باز ہوئی۔ دین کامل ہوا اور تاقیم قیامت قرآن مجید جامع قانون تمام بینی نوع انسان کی کامیابی و کامرانی کا شامن ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و بزرگی افضلت درجت 'فضاحت و بلاحافت' 'خلافت و تاثیر' اور پڑھنے پڑھانے کا ثواب محتاج بیان نہیں، جس کی خلافت قرب خداوندی کا ذریعہ بننی ہے اور دل کو عرقان الہی اور ذکر اللہ کے نور سے روشن کرنی ہے۔ رسول آخرین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے خیر کم من تعلم القرآن و علمه (تم میں سے بیرون ہے جو قرآن کو پڑھئے اور پڑھائے)

جباب مختار الرحمن عثمانی صاحب نے ناظرہ اور حظک کے طلباء کے لئے تجوید و قراءت کے قواعد کے مطابق قرآن مجید سیکھنے کے لئے نہ کوہہ عثمانی قاعدة بہترین رہنماء تسبیب دیا ہے۔ ہر ختنی کے ساتھ طلباء کو اہمیت قرآن کے خلاصے آواب کا خیال رکھتے ہوئے تجوید اور پوری کوشش کے ساتھ خلافت قرآن مقدس کے ساتھ ملاجیت پیدا کرنے کے لئے انتہائی عمدہ انداز میں آسانی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب موصوف کو جائز خیر عطا فرمائے اور طلباء کو ہم عثمانی قاعدة دے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توجیہ دے۔

(آمین)

سے بھی اسے ناقابل تردید نہ دیا ہے۔ فاضل متوافق نے ثابت کر دیا ہے کہ فلسطین کے ایک چھوٹے سے قبیلے پر "سری باطل طاقتوں کے سارے اگر تسلط قائم کس طرح ہو بھی گیا ہے تو پوری دنیا میں یہ حصہ ایک نقطے سے زیادہ کوئی خیشیت نہیں رکھتا ہے۔

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو وسائل سے مالا مال اکیاون سلطنتوں سے گواہا ہے، اگر آج مسلم ممالک اتحاد و اتفاق پر بھر پور احمدار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اسرائیل چند سالوں میں قوم عاد و ثمود کی طرح صفویہ سے مت جائے۔ فاضل متوافق موصوف نے انتہائی و لذیش انداز میں قرآن و سنت کی روشنی میں وہ سب کچھ روز روشن کی طرح واضح فرمادیا ہے جو قرآنی فیصلہ اللہ تعالیٰ موصوف کی قابل قدر گرامیاً قہی کاوش کو شرف قبولیت دے۔ خوبصورت ہائل، عمدہ کمپیوٹر کلکٹ، عمدہ کائند، طباعت نے کتاب کی خوبصورتی میں دگنا اضافہ کر دیا ہے جیسا یہ کتاب تحقیقی کتب میں عمدہ اضافہ ہے اور متوافق کی قلمی کاوش قابل صد قیاسیں ہے۔

اللہ کرے ذور قلم اور زیادہ



ہم کتاب: عثمانی قاعدة

ترتیب و پیش: مختار الرحمن عثمانی

ضخامت: ۳۰ صفحات

نام کتاب: ذلت یہودی قرآنی مر اور اسرائیل کا وجود؟

ہم متوافق: مولانا مفتی شاہ محمد تقی علی صاحب
ضخامت: ۱۲۲ صفحات

قیمت: درج نہیں

ہٹر: ندوۃ العلم مریم بارکت ایم اے جاتا روڈ
کراچی

کفر نے یہود حق کا گاہ کاٹنے کی بھرپور کوشش کی، اور یہود ہر فساد اور بھاڑکی پشت پناہی میں کوئی وقیفہ فروع گراشتہ نہ کیا۔ میسونی عالمی ساز شوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ کفر نے خاص کر یہودیوں نے مسلمانوں کو صفویہ ہستی سے مٹانے کا بہر جربہ استعمال کیا۔ قرآن مجید کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود یہود کے غلام رہیں گے اور اکثر غفرین نے آیت و ضربت علیہم الضلہ والمسکۃ کی بیکی تحریر کی ہے لیکن جب فلسطین میں برطانیہ امریکہ اور دیگر باطل طاقتوں کی پیاساں کیے سارے یہود کی حکومت قائم ہو گئی تو بعض لوگوں نے آیت نہ کوہہ کی تحریر سے متعلق فلکوں و شہمات کا انعام کیا۔ مولانا مفتی تقی علی صاحب نے صرف قرآن و سنت کے حوالوں سے آیت و ضربت علیہم الضلہ والمسکۃ کی مختلف تحریر سے استفادہ کرتے ہوئے 'مشتہ' و 'لپپ' اور معلومات افزائیر تکی ہے، بکھر تورات و انجیل کے حوالوں



باقیہ: ادارہ پیش

ہمدرد پاکستان کی شہادت

پاکستان کے معنماہر طب، علم و حکمت کے روح رواں پاکستان میں آواز اخلاق کے دائی جناب حکیم محمد سعید صاحب کو ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو روزے کی حالت میں صین اس وقت گولیوں سے بھون کر شہید کر دیا گیا، جبکہ وہ مریضوں کو دیکھنے کے لئے اپنے مطب میں داخل ہو رہے تھے۔ درندگی کی وجہ سے تو پاکستان میں ہر روز کوئی واردات ہوتی ہے بلکن حکیم محمد سعید کی شہادت سے پاکستان میں علم و حکمت کی توجیہ ہوئی ہے اور پاکستان کی ہمدردی کی وجہ سے حکیم محمد سعید کو شہید کر کے پاکستان میں اخلاقی اقدار اور علم و حکمت کو قتل کیا گیا ہے اس کی جتنی بھی خدمت کی جائے کم ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پوری قوم سرپا احتجاج من کر میدانِ عمل میں اڑ آئی اور جن کرگلی کوچوں سے دہشت گردیں کا نام و نشان منایا جاتا۔ حکیم محمد سعید صاحب شریف نفس ہو رہ تھے، زندگی میں کسی کو انہوں نے تکلیف نہیں دی۔ حضرت مولانا حسین اوری صاحبؒ سے ان کا خاص تعلق تھا۔ دارالعلوم کراچی کے ممبر اور خازن تھے۔ غرض ایسے انسان تھے جن کی تمام زندگی اچھائی سے پر تھی۔ ایسی شخصیت کو درندگی کا نشانہ، ناہبریت کی انتہا ہے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ نے اس درندگی پر خدمت کا اظہار کیا ہے، بہر حال حکیم صاحبؒ تو شہید ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچ گئے بلکن اللہ تعالیٰ ان کے قاتمتوں کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

حضرت مولانا موسیٰ خان صاحبؒ کی رحلت

جامعہ اشرفیہ کے استاذ حدیث، مفتخر اسلام مولانا مفتق محمود صاحبؒ کے شاگرد خاص، علم معقول و منقول کے ماہر، علم و عمل کے پیکر، حضرت اقدس مولانا محمد موسیٰ خان صاحبؒ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو اس دارالفنون سے داربناکی طرف تشریف لے گئے اور اس احتشاط و قحط الرجال کے دور میں مند علم و عمل ان کے فوضات کے اجراء سے خالی ہو گئی۔ درس نظامی کا شعبہ ایک عظیم علمی ذخیرہ سے محروم ہو گیا۔ (اناللہ وانا الیه راجعون) حضرت مولانا موسیٰ خان صاحبؒ ڈیڑھ سالہ عمل سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا مفتق محمود صاحبؒ سے تعلق تھا اس نے تعلیم و تربیت ان کی گمراہی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ڈیٹی ملازمت سے نواز اتحاد جس کو انہوں نے علوم دینی کے حصول کے لئے صرف کیا۔ علمی احترام میں وہ اپنے استاد مفتق محمود کی بھی مثال تھے۔ تفسیر یہودی پر ان کی ۲۳ جلدیوں میں شرح اگر منظر عام پر آئی تو یہ بہت بڑا علمی ذخیرہ ہو گا۔ اس کے علاوہ دیگر علوم میں بھی ان کی تصانیف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مبارک موت نصیب فرمائی جو قابلِ رٹک ہے: "نمازِ عصر کی ساعات دل کا دورہ پڑا اور اس دورانِ کلمہ طیبہ اور دیگر اذکار کرتے ہوئے ہماری آنکھوں کے سامنے رخصت ہو گئے۔" حضرت مولانا کی وفات صرف جامعہ اشرفیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے علماء اور اہل علم برادری اور طلباء علوم دین کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسیا اور دیگر جال ثاران ختم نبوت کے لئے یہ ذاتی صدمہ کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو بلندی درجات عطا فرمائے اور لو احتیں کو صبر جیل عطا فرمائے۔ (آمین)

کیا آپ نے بھی حور کیا؟

ہمارے نوجوانوں کو ورنہ لدا کر مرید بنارہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہارہے ہیں

قادیانی

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہِ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمۃ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملتِ اسلامیہ کے میں الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیپشیل
کمپیوٹر کتابت
عمردہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے



کام طالعہ تجھے

تعاون کا ہاتھ پڑھائیے

خریدار بنئیے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

الحمد لله

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اپنے
ماشیں، جزوی افسوس، تائیجیریا،
 سعودی عرب، قطر، بھلہ دیش
 آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر
 ملکوں میں جاتا ہے۔

حرب نبوة

مالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی
 سہرلوپنڈی کتابہ اور مجلس کے غلام کو
 دنیا کے کل کوئے ہیں جیسا ہے مجسیں
 سہرت رسول اکفری، میتوں اصحاب، دنیا
 اصلی مدنی میں شائع کی جاتے ہیں
 مراکیت کا بھی جب یہ لذتیں پھر کی جاتا ہے۔

ادشارات اس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ملتے